بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 74

شمارہ 28

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈیا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

ایڈیٹر
منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadr.in

14 محرّم 1447 ہجری قمری ❁ 10 / وفا 1404 ہجری شمسی ❁ 10 / جولائی 2025ء

ارشاد باری تعالیٰ

لَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ جُنَاحٌ
اَنۡ تَبۡتَغُوۡا فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّکُمۡ ؕ
فَاِذَاۤ اَفَضۡتُمۡ مِّنۡ عَرَفٰتٍ
فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ عِنۡدَ الۡمَشۡعَرِ الۡحَرَامِ ۪

(سورۃ البقرۃ:199)

ترجمہ:: تم پر کوئی گناہ تو نہیں کہ تم اپنے ربّ سے فضل چاہو۔ پس جب تم عرفات سے لوٹو تو مَشعرِ حرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 04 رجولائی 2025 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

اگر کسی دعا میں اپنے منشاء اور مراد کے موافق ناکام رہے تو خدا پر بدظن نہ ہو، بلکہ اپنی اس نامرادی کو کسی غلطی کا نتیجہ قرار دے کر اللہ تعالیٰ کی رضا پر انشراح صدر کے ساتھ راضی ہو جاوے اور سمجھ لے کہ میرا مولیٰ یہی چاہتا ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

قبولیت دعا کا فلسفہ

دعا بڑی چیز ہے! افسوس لوگ نہیں سمجھتے کہ وہ کیا ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر دعا جس طرز اور حالت پر مانگی جاوے، ضرور قبول ہو جانی چاہیے۔ اس لئے جب وہ کوئی دعا مانگتے ہیں اور پھر وہ اپنے دل میں جمائی ہوئی صورت کے موافق اس کو پورا ہوتے نہیں دیکھتے، تو مایوس اور نااُمید ہو کر اللہ تعالیٰ پر بدظن ہو جاتے ہیں حالانکہ مومن کی یہ شان ہونی چاہیے کہ اگر بظاہر اسے اپنی دعا میں مراد حاصل نہ ہو، تب بھی ناامید نہ ہو کیونکہ رحمت الٰہی نے اس دعا کو اس کے حق میں مفید نہیں قرار دیا۔ دیکھو بچہ اگر ایک آگ کے انگارے کو پکڑنا چاہے تو ماں دوڑ کر اس کو پکڑے گی بلکہ اگر بچہ کی اس نادانی پر ایک تھپڑ بھی لگاوے تو کوئی تعجب نہیں۔ اسی طرح مجھے تو ایک لذت اور سرور آ جاتا ہے جب میں اس فلسفۂ دُعا پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ علیم وخبیر خدا جانتا ہے کہ کونسی دعا مفید ہے۔

آدابِ دعا

مجھے بارہا افسوس آتا ہے، جب لوگ دعا کے لئے خطوط بھیجتے ہیں اور ساتھ ہی لکھ دیتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے یہ دعا قبول نہ ہوئی تو ہم جھوٹا سمجھ لیں گے۔ آہ! یہ لوگ آداب دعا سے کیسے بے خبر ہیں۔ نہیں جانتے کہ دعا کرنے والے اور کرانے والے کے لئے کیسی شرائط ہیں۔ اس سے پہلے کہ دعا کی جاوے یہ بدظنی کا شکار ہو جاتے ہیں اور اپنے ماننے کا احسان جتانا چاہتے ہیں اور نہ ماننے اور تکذیب کی دھمکی دیتے ہیں۔ ایسا خط پڑھ کر مجھے بدبو آ جاتی ہے اور مجھے خیال آتا ہے کہ اس سے بہتر تھا کہ یہ دعا کے لئے خط ہی نہ لکھتا۔

میں نے کئی بار اس مسئلہ کو بیان کیا ہے اور پھر مختصر طور پر سمجھاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے دوستانہ معاملہ کرنا چاہتا ہے۔ دوستوں میں ایک سلسلہ تبادلہ کا رہتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے بندہ میں بھی اسی رنگ کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبادلہ یہ ہے کہ جیسے وہ اپنے بندے کی ہزار ہا دعاؤں کو سنتا اور مانتا ہے، اس کے عیبوں پر پردہ پوشی کرتا ہے، باوجودیکہ وہ ایک ذلیل سے ذلیل ہستی ہے، لیکن اس پر فضل ورحم کرتا ہے۔ اسی طرح اس کا حق ہے کہ یہ خدا کی بھی مان لے یعنی اگر کسی دعا میں اپنے منشاء اور مراد کے موافق ناکام رہے تو خدا پر بدظن نہ ہو، بلکہ اپنی اس نامرادی کو کسی غلطی کا نتیجہ قرار دے کر اللہ تعالیٰ کی رضا پر انشراح صدر کے ساتھ راضی ہو جاوے اور سمجھ لے کہ میرا مولیٰ یہی چاہتا ہے۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 77 تا 78، ایڈیشن 2018، قادیان)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم امانت اور دیانت کے اصول پر سختی سے عمل کرتے تھے

صحابہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ سبق سیکھا اور انہوں نے بھی اس پر ایسی سختی سے عمل کیا جس کی نظیر آج تہذیب وشائستگی کی دعویدار اقوام میں بھی کہیں نظر نہیں آسکتی

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ المومنون آیت 9 وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِاَمٰنٰتِہِمۡ وَعَہۡدِہِمۡ رٰعُوۡنَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

پانچواں درجہ روحانی ترقی کا یہ بتایا کہ مومن اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔ یعنی جو امانت اس کے پاس رکھوائی جائے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور جو عہد کرتے ہیں خواہ وہ کسی کافر یا دشمن سے ہی کیوں نہ ہو اُسے پورا کرتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم امانت اور دیانت کے اصول پر اتنی سختی سے عمل کرتے تھے کہ تاریخوں میں لکھا ہے جن دنوں اسلامی افواج نے خیبر کا محاصرہ کیا ہوا تھا ایک یہودی رئیس کا گلہ بان جو اُس کی بکریاں چرایا کرتا تھا مسلمان ہو گیا۔ اور اُس نے کہا یا رسول اللہ میں اب ان لوگوں میں تو نہیں جاسکتا لیکن میرے پاس اپنے یہودی آقا کی جو بکریاں ہیں ان کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بکریوں کا منہ یہودی قلعہ کی طرف کر دو اور اُن کو ادھر دھکیل دو۔ اللہ تعالیٰ خود انہیں ان کے مالک کے پاس پہنچادے گا۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا اور بکریاں قلعہ کے پاس چلی گئیں جہاں سے قلعہ والوں نے اُن کو اندر داخل کر لیا (سیرۃ الحلبیہ جلد 3 ص 45) اس واقعہ پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم امانت کی ادائیگی کا کتنا احساس رکھتے تھے اور کس طرح جنگ کے دوران میں بھی دشمن قوم کے اموال پر بے جا قبضہ کرنا جائز نہیں سمجھتے تھے۔ موجودہ زمانہ انتہائی ترقی یافتہ دور کہلاتا ہے مگر آجکل بھی کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا کہ جنگ کے دوران میں دشمن اقوام کے جانور ہاتھ آ گئے ہوں تو اُن کو دشمن کی فوج کی طرف واپس کر دیا گیا ہو۔ لڑنے والوں کے اموال آجکل جنگ میں حلال سمجھے جاتے ہیں اور لُوٹ کھسوٹ ایک روزمرہ کا کھیل سمجھا جاتا ہے مگر باوجود اس کے وہ بکریاں ایک ایسے شخص کی تھیں جو اسلامی افواج کے مقابلہ میں برسرِ پیکار تھا، اور باوجود اس کے کہ ان بکریوں کے قلعہ میں واپس چلے جانے کا یہ نتیجہ نکلتا تھا کہ مہینوں تک انہیں اپنی غذا کا سامان مہیا ہو جاتا اور لڑائی لمبی ہو جاتی، پھر بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ برداشت نہ کیا کہ امانت میں خیانت ہو بلکہ آپ نے فرمایا بکریوں کا منہ قلعہ کی طرف کر دو اور انہیں اس طرف کو ہانک دو تا کہ امانت میں خیانت واقع نہ ہو۔ اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُسے مسلمان ہوتے ہی پہلا سبق یہ دیا کہ جب کوئی امانت تمہارے پاس رکھ دی جائے تو تمہارا فرض ہے کہ انتہائی مشکلات میں بھی اُس کی حفاظت کرو اور جس کی چیز ہے اُسے واپس پہنچاؤ۔ صحابہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ سبق سیکھا اور انہوں نے بھی اس پر ایسی سختی سے عمل کیا جس کی نظیر آج تہذیب وشائستگی کی دعویدار اقوام میں بھی کہیں نظر نہیں آسکتی۔ یہ کتنا شاندار نمونہ ہے جو صحابہؓ نے

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جھوٹ سے بچنے کی تلقین یہ بڑے گناہوں میں سے ہے

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے گناہوں کی نسبت دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا: اللہ کا شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی اور کسی نفس کا ناحق قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔

❁ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: کیا میں تمہیں بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ صحابہ نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمائیں! آپؐ نے فرمایا: اللہ کا شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی اور آپؐ تکیہ لگائے تھے، اُٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: ہوشیار رہو جھوٹ بولنا بھی۔ کہتے تھے: آپؐ اسے اتنی بار دہراتے رہے کہ ہم نے کہا: کاش! آپؐ خاموش ہو جائیں۔

❁❁❁

اس شمارہ میں

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 06 / جون 2025 (مکمل متن)
خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 13 / جون 2025 (مکمل متن)
حضور انور ایدہ اللہ کے بصیرت افروز جوابات: قسط 90
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
تذکارِ مہدیؑ (روایات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)
پیغام حضور انور برموقعہ نیشنل اجتماع انصار اللہ لائبیریا
خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال وجواب
نماز جنازہ حاضر وغائب، وصایا، نکاح واعلانات
خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ایام حیض میں عورت کو قرآن کریم کا جو حصہ زبانی یاد ہو، وہ اسے ایام حیض میں ذکر و اذکار کے طور پر دل میں دہرا سکتی ہے
نیز بوقت ضرورت کسی صاف کپڑے میں قرآن کریم کو پکڑ بھی سکتی ہے اور کسی کو حوالہ وغیرہ بتانے کے لیے یا بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کے لیے
قرآن کریم کا کوئی حصہ پڑھ بھی سکتی ہے لیکن باقاعدہ تعبدی تلاوت نہیں کر سکتی

حیض کی وجہ سے رمضان کے چھوٹ جانے والے روزوں کی قضاء بھی فرض ہے
ان چھوٹے ہوئے روزوں کی تکمیل کے لئے آئندہ رمضان تک کا وقت ہوتا ہے جس میں ان روزوں کو رکھا جا سکتا ہے

مارگیج کے ذریعہ کاروبار کے طور پر مکان در مکان خرید کر انہیں کرایہ پر دیتے جانا مناسب نہیں اور جماعت اس امر کی ہرگز حوصلہ افزائی نہیں کرتی، بلکہ اس سے منع کرتی ہے
اگر کوئی شخص بغیر مارگیج کے مکان خریدنے کی مالی استطاعت رکھتا ہو تو اسے اپنی رہائش کے لئے بھی مارگیج کے طریق سے اجتناب کرنا چاہئے

متقیوں کو اللہ تعالیٰ خود پاک چیزیں بہم پہنچاتا ہے اور خبیث چیزیں خبیث لوگوں کے لئے ہیں
اگر انسان تقویٰ اختیار کرے اور باطنی طہارت اور پاکیزگی حاصل کرے تو وہ ابتلاؤں سے بچالیا جاوے گا
جب انسان شرعی امور کو ادا کرتا ہے اور تقویٰ اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے اور بُری اور مکروہ باتوں سے اس کو بچالیتا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بڑی واضح ہدایت ہے کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی سی مقدار بھی حرام ہے
لہٰذا کسی بھی چیز سے تیار ہونے والی Beer اگر اس سے نشہ پیدا ہوتا ہو یا اس میں الکوحل یا کسی ایسے مشروب کی آمیزش ہو جسکی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرتی ہو تو
اگرچہ اس ملاوٹ شدہ Beer کے پینے سے نشہ نہ بھی پیدا ہوتا ہو تو ایسی Beer اسلامی تعلیمات کے مطابق بہر حال حرام ہے اور اس سے ہر احمدی مسلمان کو اجتناب کرنا چاہئے

ٹیٹو بنوانا ایک لغو کام ہے، یہ سب باتیں چونکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھیں اس لئے اس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ اس کام کی ممانعت فرمادی

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جارہے ہیں۔ (ادارہ)

حضور انور کے بصیرت افروز جوابات (قسط 90)

سوال: امریکہ سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ یہ مجھے معلوم ہے کہ حیض کے دوران عورت قرآن کریم کی تلاوت نہیں کر سکتی۔ مگر ایک آڈیو ریکارڈنگ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا ہے کہ کسی کپڑے میں قرآن کریم پکڑ کر پڑھا جا سکتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خلیفۂ وقت کی رائے جاننا زیادہ ضروری ہے، اس لیے میں حضور سے یہ بات پوچھ رہی ہوں۔ نیز میں یہ بھی جاننا چاہتی ہوں کہ حیض کے دوران عورت کے جو روزے چھوٹ جائیں تو کیا وہ روزے بعد میں رکھنے پڑتے ہیں یا فدیہ ادا کرنا چاہیے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 31 مئی 2023ء میں ان مسائل کے بارے میں درج ذیل ہدایات عطا فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: خواتین کے ایام حیض میں قرآن کریم پڑھنے کے متعلق میرا موقف قرآن کریم، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں یہ ہے کہ ایام حیض میں عورت کو قرآن کریم کا جو حصہ زبانی یاد ہو، وہ اسے ایام حیض میں ذکر و اذکار کے طور پر دل میں دہرا سکتی ہے۔ نیز بوقت ضرورت کسی صاف کپڑے میں قرآن کریم کو پکڑ بھی سکتی ہے اور کسی کو حوالہ وغیرہ بتانے کے لیے یا بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کے لیے قرآن کریم کا کوئی حصہ پڑھ بھی سکتی ہے لیکن باقاعدہ تعبدی تلاوت نہیں کر سکتی۔

اسی طرح ان ایام میں عورت کو کمپیوٹر وغیرہ پر جس میں اسے بظاہر قرآن کریم پکڑنا نہیں پڑتا باقاعدہ تلاوت کی تو اجازت نہیں لیکن کسی ضرورت مثلاً حوالہ تلاش کرنے کے لیے یا کسی کو کوئی حوالہ دکھانے کے لیے کمپیوٹر وغیرہ پر قرآن کریم سے استفادہ کر سکتی ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔

باقی جہاں تک حیض کی وجہ سے رمضان کے چھوٹ جانے والے روزوں کی قضاء کا معاملہ ہے تو جس طرح رمضان کے روزے رکھنا فرض ہیں اسی طرح ان چھٹے ہوئے روزوں کی قضاء بھی فرض ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ۔ (سورۃ البقرہ:185) یعنی تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو (اسے) اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی واجب) ہوگی۔ اور ان چھوٹے ہوئے روزوں کی تکمیل کے لیے آئندہ رمضان تک کا وقت ہوتا ہے جس میں ان روزوں کو رکھا جا سکتا ہے اور رکھنا چاہیے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ماہ رمضان کے رہ جانے والے روزے میں اگلا رمضان آنے سے پہلے ماہ شعبان میں رکھا کرتی تھی۔ (صحیح بخاری کتاب الصوم بَاب مَتَى يُقْضَى قَضَاءُ رَمَضَانَ) لیکن اگر کسی عورت کو کوئی ایسی مجبوری ہو کہ وہ رمضان کے بعد ان روزوں کو نہ رکھ سکتی ہو تو وہ مریض کے زمرہ میں آئے گی اور اسے رمضان کے چھوٹے ہوئے روزوں کا فدیہ دینا چاہیے۔

سوال: کینیڈا سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے استفسار کیا کہ کیا احمدی اپنی آمدنی بڑھانے کے لیے ایسی پراپرٹی خرید سکتے ہیں جس میں وہ خود نہ رہیں۔ یا ایسی پراپرٹی جس میں وہ خود بھی رہیں اور اس کا کچھ حصہ کرایہ پر دے کر آمدنی میں اضافہ کریں۔ کیا ایسی آمدنی پر چندہ کی ادائیگی کر دی جائے تو ٹھیک ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 2 جون 2023ء میں اس بارے میں درج ذیل راہنمائی فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: اسلام میں جائیداد خریدنے یا اسے کرایہ پر دینے پر شرعاً کوئی ممانعت نہیں۔ لہٰذا اگر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت دی ہے تو وہ اپنے پیسوں سے جتنی چاہے جائیداد بنائے اور جتنی چاہے کرایہ پر بھی دے، اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

لیکن اگر آپ کی مراد مارگیج کے طریق پر یہ جائیدادیں خریدنے سے ہے تو اس بارے میں جماعتی موقف یہ ہے کہ ان مغربی ممالک میں چونکہ ہر انسان اپنے رہنے کے لیے بھی آسانی سے مکان نہیں خرید سکتا، اس لیے یا تو اسے ساری زندگی کرایہ کے مکان میں رہنا پڑتا ہے، جس میں اسے زندگی بھر ادا کیے گئے کرایہ کا اس مکان میں رہنے کے علاوہ اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ کرایہ کی اتنی بڑی رقم ادا کرنے کے باوجود یہ مکان کبھی بھی اس کی ملکیت نہیں ہوتا۔ یا پھر وہ مارگیج کی سہولت سے فائدہ اٹھا کر اپنی رہائش کے لیے ایک گھر خرید لیتا ہے جس پر اسے تقریباً اتنی ہی مارگیج کی قسط ادا کرنی پڑتی ہے جس قدر وہ مکان کا کرایہ دے رہا ہوتا ہے۔ لیکن مارگیج میں اسے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ان اقساط کی ادائیگی کے بعد یہ مکان اس کی ملکیت ہو جاتا ہے۔

پس مارگیج کے ذریعہ سے مکان خریدنا ایک مجبوری اور اضطرار کی کیفیت ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد ''الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ۔ (صحیح بخاری کتاب الایمان بَاب فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ) یعنی حلال ظاہر ہے اور حرام (بھی ظاہر ہے) اور دونوں کے درمیان میں کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ پس جو شخص ان مشتبہ چیزوں سے بچا اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچالیا اور جو شخص ان مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہوا تو (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے کہ کوئی شخص اپنے جانور شاہی چراگاہ کے بالکل قریب چرا رہا ہو جس کے متعلق اندیشہ ہو کہ وہ جانور اس چراگاہ کے اندر بھی داخل ہو جائیں۔'' کے تحت مشتبہ اشیاء میں سے قرار دی جا سکتی ہے۔ اور جس کے ذریعہ صرف اپنی رہائش کے لیے ایک مکان کی

باقی صفحہ نمبر 08 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اگر ہم سوشل میڈیا پر جوابوں کے بجائے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں۔ اپنی نمازوں کو سنوار کر ادا کریں۔ اپنے سجدوں میں وہ درد پیدا کریں کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی غیرت جلد جوش میں آئے تو ہم بہت جلد اس سے، بہت بہتر نتائج حاصل کر سکتے ہیں جو نتائج یہ لوگ اپنے جواب دینے سے حاصل کرنا چاہتے ہیں

ہمارا کام یہ نہیں کہ غلط زبان استعمال کریں یا اس رنگ میں جواب دیں جس سے نادانستگی میں ہمارے منہ سے ایسے الفاظ نکل جائیں جو کسی بھی رنگ میں کسی کی بھی ہتک کا موجب بنیں اور اس سے فائدہ اٹھا کر مخالفین یہ کہتے رہیں کہ ہم نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین یا صحابہ رضوان اللہ علیہم کی توہین کرنے والے ہیں

ہمارا تو سب کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہے۔ آپؐ ہی وہ خاتم الانبیاء ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پیارے اور آخری نبی ہیں اور آپؐ کے ساتھی جو ہیں، صحابہؓ جو ہیں ان کے بارے میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے شمار جگہ وہ کلمات فرمائے ہیں، وہ باتیں کی ہیں کہ جو ہمارے مخالفین کی سوچ سے بھی بالا ہیں جو بات وہ کرتے ہیں

’’میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان کو مناسب ہے کہ ان کی گالیاں سن کر برداشت کریں اور ہرگز ہرگز گالی کا جواب گالی سے نہ دیں کیونکہ اس طرح پر برکت جاتی رہتی ہے۔‘‘
(حضرت مسیح موعودؑ)

ہمارے اخلاق بہت بلند اور بہت بالا ہونے چاہئیں اور جس کے اخلاق بلند نہیں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا نہیں کیا۔

سوشل میڈیا کے درست استعمال کے حوالے سے زرّیں نصائح

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 06 جون 2025ء بمطابق 06 احسان 1404 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

آج کل جہاں سوشل میڈیا کا فائدہ ہے اور اس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے وہاں بعض ایسی باتیں بھی ہوتی ہیں جو تکلیف دہ ہوتی ہیں اور اسی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آج کل مخالفین جماعت احمدیہ کے خلاف انتہائی بیہودہ گوئی بھی کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف وہ جھوٹ اور غلاظت بکتے ہیں کہ احمدی کا دل چھلنی ہوتا ہے۔ جنہیں سن کے اور پھر ردعمل میں بعض احمدی بھی ان کے جواب غلط رنگ میں دے دیتے ہیں۔ نیت چاہے ان کی صاف بھی ہو تب بھی بعض دفعہ ایسے الفاظ نکل جاتے ہیں جن کو غلط معنی پہنائے جا سکتے ہیں۔ یہ ہمارا طریق نہیں ہے۔ اس سے ایک احمدی کو بچنا چاہیے۔

ہمارا کام یہ نہیں کہ غلط زبان استعمال کریں یا اسے اس رنگ میں جواب دیں جس سے نادانستگی میں ہمارے منہ سے ایسے الفاظ نکل جائیں جو کسی بھی رنگ میں کسی کی بھی ہتک کا موجب بنیں اور اس سے فائدہ اٹھا کر مخالفین یہ کہتے رہیں کہ ہم نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین یا صحابہ رضوان اللہ علیہم کی توہین کرنے والے ہیں جبکہ ہمارے دلوں میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہؓ کا جو مقام ہے اس کا تو کروڑواں حصہ بھی ان لوگوں کو فہم و ادراک نہیں ہے۔

ہمارا تو سب کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہے۔ آپؐ ہی وہ خاتم الانبیاء ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پیارے اور آخری نبی ہیں اور آپؐ کے ساتھی جو ہیں صحابہؓ جو ہیں ان کے بارے میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے شمار جگہ وہ کلمات فرمائے ہیں، وہ باتیں کی ہیں کہ جو ہمارے مخالفین کی سوچ سے بھی بالا ہیں جو بات وہ کرتے ہیں۔

پس ہمارے دلوں میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہی نہیں۔ یہ تو ہے ہی۔ اس تک تو کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا، آپؐ کے صحابہؓ کا بھی ہمارے دل میں بڑا مقام ہے۔ اور اس بات کو ہر احمدی کو سامنے رکھنا چاہیے اور ایسی باتیں کرنے سے ہر احمدی کو بچنا چاہیے جس سے غلط تاثر پیدا ہو یا غلط تاثر پیدا ہونے کا کسی بھی رنگ میں اندیشہ ہو۔

بعض احمدی سمجھتے ہیں کہ ہم نے یہ جواب دے کے بڑی غیرت کا مظاہرہ کیا ہے۔ جب ان سے پوچھو تو یہی ان کا جواب ہوتا ہے جبکہ یہ نام نہاد غیرت جہالت ہے اور اگر کوئی احمدی ہو کر ایسی باتیں کرتا ہے جس سے کسی بھی طرح غلط مطلب نکلتا ہو تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت کو بدنام کرنے والا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ تم نے صبر کرنا ہے اور ہمیشہ صبر دکھانا ہے۔ ایک جگہ آپؑ نے فرمایا:

’’یہ مجھے گالیاں دیتے ہیں لیکن میں ان کی گالیوں کی پروا نہیں کرتا اور نہ ان پر افسوس کرتا ہوں کیونکہ وہ اس مقابلہ سے عاجز آ گئے ہیں اور اپنی عاجزی اور فرومائیگی کو بجز اس کے نہیں چھپا سکتے کہ گالیاں دیں۔‘‘

یہ کمینہ پن اور اوچھے ہتھیار استعمال کر رہے ہیں اس لیے کہ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ کوئی جواب نہیں ہے تو یہ لوگ صرف گالیاں دینا چاہتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں: ’’کفر کے فتوے لگائیں، جھوٹے مقدمات بنائیں اور قسم قسم کے افتراء اور بہتان لگائیں۔ وہ اپنی ساری طاقتوں کو کام میں لا کر میرا مقابلہ کر لیں اور دیکھ لیں کہ آخری فیصلہ کس کے حق میں ہوتا ہے۔‘‘ جو کوشش کرنی ہے تم نے کر لو لیکن اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے آخری فیصلہ تو نظر آ جائے گا کس کے ساتھ ہے۔ فرمایا کہ ’’میں ان کی گالیوں کی اگر پرواہ کروں تو وہ اصل کام جو خدا تعالیٰ نے مجھے سپرد کیا ہے رہ جاتا ہے۔ اس لئے جہاں میں ان کی گالیوں کی پرواہ نہیں کرتا۔

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان کو مناسب ہے کہ ان کی گالیاں سن کر برداشت کریں اور ہرگز ہرگز گالی کا جواب گالی سے نہ دیں کیونکہ اس طرح پر برکت جاتی رہتی ہے۔

وہ صبر اور برداشت کا نمونہ ظاہر کریں اور اپنے اخلاق دکھائیں۔

یقیناً یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔

غصّہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 180 ایڈیشن 1984ء)

پس یہ وہ سبق ہے جسے ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہیے اور یہ جو خود ساختہ بعض لوگ عالم بن جاتے ہیں اور سوشل میڈیا پر غیر احمدیوں کے جو نام نہاد مُلّاں ہیں جواب دینا شروع کر دیتے ہیں، جو جو لوگ اعتراض کرتے ہیں ان کے اعتراضوں کے جواب دینے لگتے ہیں ان کو اس چیز سے بچنا چاہیے اور اگر جواب تلاش کرنے ہیں تو علماء سے جماعت کے، گہرا علم رکھنے والے جماعتی لٹریچر سے ان سے پوچھا جائے اور ان کے جواب ایسے دیے جائیں جو واقعی ٹھوس ہوں اور ان کی دلیلوں کو ان کے الزاموں کو ردّ کرنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو تعلیم ہے جو حقیقت میں صحیح اسلامی تعلیم ہے اس پر عمل کریں ورنہ آپ لوگ جماعت میں رہ کر پھر جماعت کو بدنام کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں شریروں کے شر سے بچائے اور ان لوگوں کو بھی عقل دے جو جھوٹی غیرت دکھانے والے ہیں اور بعض دفعہ بلاوجہ بعض الفاظ استعمال کر کے فتنہ و فساد کو پھیلانے کا موجب بن جاتے ہیں۔

اگر ہم سوشل میڈیا پر ان جوابوں کے بجائے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں۔ اپنی نمازوں کو سنوار کر ادا کریں۔ اپنے سجدوں میں وہ درد پیدا کریں کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی غیرت جلد جوش میں آئے تو ہم بہت جلد اس سے بہت بہتر نتائج حاصل کر سکتے ہیں جو نتائج یہ لوگ اپنے جواب دینے سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اس لیے ہر احمدی کو اس چیز سے بچنا چاہیے کہ کبھی ایسی باتیں نہ کریں جو دشمن کو بلاوجہ یہ موقع دے کہ احمدی نے یہ کہہ دیا اور وہ کہہ دیا۔

ہمارے اخلاق بہت بلند اور بہت بالا ہونے چاہئیں اور جس کے اخلاق بلند نہیں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا نہیں کیا۔

پس ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں۔ ہر ایک اپنا جائزہ لے۔ سوچیں اور بجائے غلط قسم کے جوابوں کے دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور مخالفین کے شر ان پر الٹائے اور ان سے بچائے۔

(الفضل انٹرنیشنل ۲۷ جون ۲۰۲۵ء صفحہ ۲ تا ۳)

☆......☆......☆

خطبہ جمعہ

ساری تدابیر اختیار کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خدا کے حضور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا:
اَللّٰھُمَّ خُذْ عَلٰی أَسْمَاعِھِمْ وَاَبْصَارِھِمْ فَلَا یَرَوْنَا اِلَّا بَغْتَۃً، وَلَا یَسْمَعُوْنَ بِنَا اِلَّا فَجْأَۃً

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریش نے وہ عہد اس امر کے لیے توڑا ہے جس کا ارادہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔
حضرت عائشہؓ نے کہا کہ اللہ کے رسولؐ! کیا اس میں بھلائی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں اس میں بھلائی ہے

آپؐ کو خُزاعہ کے واقعہ کی خبر ملی تو فرمایا:
مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مَیں ان کی ہر اس چیز سے حفاظت کروں گا جس سے میں اپنے اہل اور گھر والوں کی حفاظت کرتا ہوں

آپؐ نے حضرت ضمرہؓ کو قریش کے پاس بھیجا اور تین امور میں سے ایک کو اختیار کرنے کے لیے کہا کہ
یا تو وہ بنوخُزاعہ کے مقتولوں کی دیت ادا کر دیں یا بنو نُفَاثَہ سے لاتعلقی کا اظہار کر دیں یا حدیبیہ کا معاہدہ ختم کر دیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کے مدینہ آنے سے پہلے صحابہؓ سے فرمایا:
ابوسفیان تمہارے پاس آ رہا ہے وہ کہہ رہا ہے معاہدہ کی تجدید کر دو اور صلح میں اضافہ کر دو لیکن وہ ناراضگی لے کر واپس جائے گا۔ اس کی کوئی بات نہیں مانی جائے گی

غزوۂ فتح مکہ کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پُر معارف بیان
اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَاحِدَۃٌ ہو چکا ہے، کفار سب ایک ملّتِ واحدہ بن گئے ہیں اور مسلمانوں کو بھی اُمّتِ واحدہ بننا پڑے گا تبھی ان کی بچت ہے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں

حالیہ ایران اسرائیل تنازعہ کے پیش نظر دعاؤں کی تحریک

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 / جون 2025ء بمطابق 13 / احسان 1404 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

چند جمعے پہلے فتح مکہ کے حوالے سے ابتدائی ذکر کیا تھا آج اس حوالے سے مزید تفصیل بیان کروں گا۔

اس غزوہ کے سبب کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ اس غزوہ کا فوری سبب یہ ہوا کہ قریش نے اس معاہدہ کو توڑ دیا جو حدیبیہ میں ہوا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو بڑے تکبرانہ انداز میں کہہ دیا کہ ہم معاہدہ ختم کرتے ہیں اور ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کریں گے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپؐ نے مکہ کا رخ کیا۔ ان کی عہد شکنی کی تفصیل یوں ہے کہ جب صلح حدیبیہ ہوئی تو اس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ قبائلِ عرب میں سے جو چاہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معاہدہ کر لے اور جو چاہے وہ قریش کے ساتھ معاہدہ کر لے۔ چنانچہ بنوبکر اور بنوخُزاعہ جو حرم کے ارد گرد آباد تھے ان میں سے بنوخُزاعہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معاہدہ کر لیا اور ان کے حریف قبیلے بنوبکر نے قریش کے ساتھ معاہدہ کر لیا اور دونوں قبائل آپسی لڑائی سے محفوظ ہو گئے۔

(فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد 7 صفحہ 661 آرام باغ کراچی) (فتح مکہ از باشمیل صفحہ 90، 111 نفیس اکیڈمی کراچی)

(غزوات وسرایا از محمد اظہر فرید صفحہ 445 فریدیہ پبلیشرز ساہیوال)

دورِ جاہلیت میں بنوخُزاعہ اور بنوبکر کی لڑائی تھی جس میں بنوبکر نے ایک خُزاعی شخص کو قتل کیا اور بنوخُزاعہ نے بنوبکر کے تین آدمی حدودِ حرم میں قتل کیے تھے۔ بنوبکر اور بنوخُزاعہ اسی حالت میں تھے یعنی ان کی آپسی لڑائیاں چل رہی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ آپؐ نے دعویٰ فرمایا تو لوگ اسلام کے بارے میں مصروف ہو گئے۔ نئی چیز ان کے سامنے آ گئی تو اس کے بارے میں باتیں ہونے لگیں اور ایک دوسرے سے رک گئے مگر وہ دلوں میں غیض و غضب چھپائے ہوئے تھے۔

جب شعبان آٹھ ہجری کا مہینہ آیا اور صلح حدیبیہ کو بائیس ماہ گزر چکے تھے تو بنوبکر کے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہجو کی یعنی توہین آمیز شعر کہے۔ بنوخُزاعہ کے ایک نوجوان نے اس کو گاتے سنا تو اس نے اس شخص کو مارا اور اس کا سر پھاڑ دیا۔ اس واقعہ پر دونوں قبیلوں میں جھگڑا ہو گیا جبکہ پہلے سے ہی قبائلی دشمنی چلی آ رہی تھی اور عارضی طور پر بند تھی۔ بنوبکر کے جس شخص نے یہ توہین آمیز شعر لکھے تھے وہ بنوبکر کے خاندان بنو نُفَاثَہ کا فرد تھا۔ جب اس شاعر کو بنوخُزاعہ کے نوجوان نے زخمی کر دیا تو بنوبکر میں سے بنو نُفَاثَہ نے قریش سے بنوخُزاعہ کے خلاف افراد اور اسلحہ کی مدد کی درخواست کی۔

قریش نے ان کی مدد کرنے کی حامی بھر لی سوائے ابوسفیان کے۔ اس سے نہ یہ مشورہ کیا گیا تھا اور نہ ہی اسے اس کا علم تھا۔ ایک قول یہ ہے کہ اس کے ساتھ مشورہ کیا گیا تھا مگر اس نے اس کا انکار کر دیا یعنی کہ لڑائی کا انکار کر دیا لیکن اس کے باوجود قریش نے اسلحہ، گھوڑوں اور آدمیوں کے ساتھ ان کی مدد کی۔ ان سب نے رازداری کے ساتھ حملہ کیا تاکہ بنوخُزاعہ اپنا دفاع نہ کر سکیں۔ بنوخُزاعہ معاہدے کی وجہ سے اپنے آپ کو محفوظ سمجھ رہے تھے اور غافل تھے۔ قریش، بنوبکر اور بنو نُفَاثَہ نے وَتِیر کے مقام پر ملنے کا وعدہ کیا۔ یہ مکہ مکرمہ کا نشیبی علاقہ تھا جو مکہ کے جنوب مغرب میں حدودِ حرم پر مکہ سے سولہ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ بنوخُزاعہ کے گھر اسی جگہ تھے۔ یہ لوگ جو مخالفین تھے مقررہ وقت پر وہاں ملے۔ قریش کے رؤساء نے بھیس بدلے ہوئے تھے اور نقاب اوڑھ رکھے تھے۔ ان میں صَفْوَان بن اُمَیَّہ، عِکْرِمہ بن ابی جہل، حُوَیْطِب بن عبد العُزّٰی، شَیْبَہ بن عثمان اور مِکْرَز بن حَفْص تھے۔ ان سب کے ہمراہ ان کے غلام بھی تھے اور بنوبکر کا رئیس نوفل بن معاویہ بھی ساتھ تھا۔ بنوخُزاعہ غافل اور مطمئن ہو کر رات کو سوئے ہوئے تھے۔ ان میں زیادہ تر بچے اور خواتین اور کمزور لوگ تھے۔ قریش اور بنو نُفَاثَہ نے ان پر حملہ کیا اور لوگوں کو قتل کرنا شروع کیا یہاں تک کہ ان میں سے کچھ بھاگ کر حدودِ حرم میں پہنچ گئے اور بنوخُزاعہ نے بنوبکر کے قائد نوفل بن معاویہ سے کہا: اے نوفل! اب تو ہم حرم میں داخل ہو گئے ہیں تمہیں تمہارے معبود کا واسطہ ہے۔ تو نوفل نے بڑے تکبر سے کہا آج کوئی معبود نہیں اور حرم میں بھی انہوں نے قتل و غارت جاری رکھی۔ بنوبکر نے اس دن بنوخُزاعہ کے بیس آدمی قتل کیے۔ بہرحال بعد میں قریش اپنے اس فعل پر شرمندہ بھی ہوئے، پریشان ہوئے۔ انہیں علم تھا کہ ان کے اس فعل سے وہ معاہدہ ٹوٹ گیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے مابین تھا۔ سُہَیل بن عمرو نے نوفل سے کہا ہم نے تمہارے ساتھ اور تمہارے ساتھیوں کے ساتھ مل کر جو لوگوں کو قتل کیا ہے تُو اسے خوب جانتا ہے۔ تُو نے ان کا قتل عام کیا ہے اور بقیہ لوگوں کو بھی قتل کرنا چاہتا ہے لیکن ہم اس پر تیری اتباع نہیں کریں گے۔ انہیں چھوڑ دے۔ چنانچہ نوفل نے انہیں چھوڑ دیا اور وہ چلے گئے۔ حَارِث بن ہِشام اور عبداللہ بن ابی رَبِیعہ دونوں مل کر صَفْوَان بن اُمَیّہ، سُہَیل بن عمرو اور عِکْرِمَہ بن ابی جہل کے پاس گئے اور انہیں بنوخُزاعہ کے خلاف بنوبکر کی مدد کرنے پر سخت ملامت کی کہ تم نے یہ کیا کیا ہے؟ تمہارا تو معاہدہ تھا۔ اور بتایا کہ تم نے جو کام کیا ہے وہ ہمارے اور محمدؐ کے درمیان معاہدے کو توڑنے والا ہے۔

(ماخوذ از سبل الھدیٰ جلد 5 صفحہ 200-201 دار الکتب العلمیۃ بیروت) (معجم المعالم الجغرافیۃ فی السیرۃ النبویۃ صفحہ 331 دار مکۃ للنشر والتوزیع 1982ء) (الطبقات الکبریٰ جلد 2 صفحہ 102 دار الکتب العلمیۃ بیروت) (سیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 103 دار الکتب العلمیۃ بیروت) (فتح مکہ از باشمیل صفحہ 98 نفیس اکیڈمی کراچی) (غزوات النبیؐ از محمد عبد الاحد صفحہ 430 مطبوعہ زاویہ پبلیشرز لاہور) (غزوات وسرایا از محمد اظہر فرید صفحہ 446 فریدیہ پبلیشرز ساہیوال)

حارث بن ہشام ابوسفیان کے پاس آیا اور بتایا کہ قوم نے کیا حرکت کی۔ ابوسفیان نے یہ سن کر کہا کہ یہ ایسا واقعہ ہے کہ میں اس میں شریک بھی نہیں ہوں لیکن اس سے بے تعلق بھی نہیں ہوں۔ یہ بہت ہی بُرا ہوا ہے۔ خدا کی

قسم! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب یقیناً ہم سے جنگ کریں گے۔ ابوسفیان نے مزید یہ بھی کہا کہ مجھے میری بیوی ہند نے بتایا ہے کہ اس نے ایک بھیانک خواب دیکھا ہے۔ اس نے دیکھا کہ حَجُوْن جو کہ وادی مُحَصَّب کی طرف بیت اللہ سے ڈیڑھ میل کے فاصلے پر ایک پہاڑ ہے اس کی طرف سے خون کا ایک دریا بہتا ہوا آیا اور خَنْدَمَہ تک پہنچ گیا۔ خَنْدَمَہ مِنٰی کے راستے میں مکہ کا ایک مشہور پہاڑ ہے۔ اور لوگوں نے اس کو ناپسند کیا۔ (السیرة الحلبیہ جلد 3 صفحہ 103 دارالکتب العلمیہ بیروت) (فرہنگ سیرت صفحہ 100، 116 زوار اکیڈمی کراچی) یعنی وہ خون بہتا آ رہا ہے اس سے وہ لوگ بڑے ڈر گئے۔ بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس واقعہ کا جو بنوخُزاعہ پر حملہ ہوا تھا کشفی طور پر علم اللہ تعالیٰ نے دیا۔

ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارثؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس رات بسر کی۔ آپؐ نماز کے لیے وضو کرنے کے لیے اٹھے۔ آپؐ وضو کی جگہ پر تھے کہ مَیں نے سنا کہ آپؐ نے تین بار لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ کہا یعنی مَیں حاضر ہوں، مَیں حاضر ہوں، مَیں حاضر ہوں۔ اور پھر تین بار ہی نُصِرْتَ نُصِرْتَ بھی کہا یعنی تمہاری مدد کی گئی، تمہاری مدد کی گئی، تمہاری مدد کی گئی۔ جب آپؐ وضو کر کے تشریف لائے تو کہتی ہیں کہ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مَیں نے سنا کہ آپؐ نے تین بار لَبَّیْكَ کہا اور تین بار ہی نُصِرْتَ کہا۔ کیا آپ کے پاس کوئی شخص تھا جس سے آپؐ باتیں کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: بنوکعب بنوخُزاعہ کی ایک شاخ کا ایک شخص تھا جو بنوبکر کے خلاف رجز یہ شعر کہتے ہوئے مجھے مدد کے لیے پکار رہا تھا۔ یہ کشفی رنگ تھا اور یہ کہہ رہا تھا کہ قریش نے ان کے خلاف بنوبکر بن وائل کی مدد کی ہے۔ حضرت میمونہ بیان کرتی ہیں کہ تین دن بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی تو میں نے کسی کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

یَارَبِّ اِنِّیْ نَاشِدٌ مُحَمَّدًا حِلْفَ اَبِیْنَا وَ اَبِیْهِ الْاَتْلَدَا

اے میرے ربّ! میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معاہدہ یاد دلاتا ہوں جو ہمارے قدیم آباء اور ان کے آباء کے درمیان ہوا تھا۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس رات کی صبح کو جس رات بنو نُفَاثَہ اور بنوخُزاعہ کا واقعہ وَتیر مقام پر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا: اے عائشہ! خُزاعہ میں کوئی واقعہ رونما ہوا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! کیا قریش اس عہد کو توڑنے کی جرأت کریں گے جو آپؐ اور ان کے مابین ہے جبکہ جنگوں نے انہیں پہلے ہی فنا کر دیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہوں نے وہ عہد اس امر کے لیے توڑا ہے جس کا ارادہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ اللہ کے رسولؐ! کیا اس میں بھلائی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں اس میں بھلائی ہے۔ یعنی یہ تو اللہ کی مرضی تھی وہ عہد توڑیں اور پھر آگے ان کو اس کی سزا ملے۔

(ماخوذ از سبل الھدیٰ جلد 5 صفحہ 201-202 دارالکتب العلمیۃ بیروت) (شرح علامہ زرقانی جلد 3 صفحہ 380، 381 دارالکتب العلمیہ بیروت)

بہرحال اسی واقعہ کا ذکر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کیا ہے۔ اپنے انداز میں وہ لکھتے ہیں کہ حضرت میمونہ فرماتی ہیں کہ ایک رات میری باری میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں سو رہے تھے۔ جب آپؐ تہجد کے لیے اٹھے تو آپ وضو فرماتے ہوئے بولے اور مجھے آواز آئی کہ آپؐ فرما رہے ہیں لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: نُصِرْتَ نُصِرْتَ نُصِرْتَ۔ وہ کہتی ہیں جب آپؐ باہر تشریف لائے تو مَیں نے کہا کہ یا رسول اللہؐ! کیا کوئی آدمی آیا تھا جس سے آپؐ باتیں کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں میرے سامنے کشفی طور پر خُزاعہ کا ایک وفد پیش ہوا اور وہ شور مچاتے چلے جا رہے تھے کہ ہم محمدؐ کو اس کے خدا کی قسم دے کر کہتے ہیں کہ تیرے ساتھ اور تیرے باپ دادوں کے ساتھ ہم نے معاہدے کیے تھے اور ہم تیری مدد کرتے چلے آئے ہیں مگر قریش نے ہمارے ساتھ بدعہدی کی اور رات کے وقت ہم پر حملہ کر کے جبکہ ہم میں سے کوئی سجدے میں تھا اور کوئی رکوع میں ہم کو قتل کر دیا اب ہم تیری مدد حاصل کرنے کے لیے آئے ہیں۔ غرض مَیں نے دیکھا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں نے دیکھا کہ خُزاعہ کا آدمی کھڑا ہے۔ جب کشفی طور پر وہ آدمی مجھے نظر آیا تو میں نے کہا لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ۔ یعنی میں تمہاری مدد کے لیے حاضر ہوں۔ تین دفعہ کہا۔ پھر میں نے کہا نُصِرْتَ نُصِرْتَ یعنی تمہاری مدد کی جائے گی۔ یہ بھی تین دفعہ کہا۔ پھر حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اسی دن صبح کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور آپؐ نے فرمایا: خُزاعہ کے ساتھ ایک خطرناک واقعہ پیش آیا ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے سمجھ لیا کہ خُزاعہ کے ساتھ خطرناک واقعہ یہی ہو سکتا ہے کہ وہ مکہ کی سرحد پر ہیں اور مکہ والے جن کا بنوبکر کے ساتھ معاہدہ ہے وہ خُزاعہ پر حملہ کر دیں۔ میں نے کہا: یا رسول اللہؐ! کیا یہ ممکن ہے کہ اتنی قَسموں کے بعد قریش معاہدہ توڑ دیں اور وہ خُزاعہ پر حملہ کر دیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ کی حکمت کے تحت وہ اس معاہدہ کو توڑ رہے ہیں۔ اور وہ حکمت یہی تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حملے کی اجازت نہیں تھی اور معاہدہ ٹوٹنے سے اجازت مل گئی۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا: یا رسول اللہؐ! کیا اس کا نتیجہ اچھا نکلے گا؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ نتیجہ اچھا ہی نکلے گا۔ (ماخوذ از سیر روحانی، انوار العلوم جلد 24 صفحہ 251 تا 252)

اس کی تفصیل میں لکھا ہے کہ بنوبکر اور قریش کی اس ظالمانہ کارروائی کے بعد عَمرو بن سالم بنوخُزاعہ کے چالیس سواروں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد طلب کرنے کے لیے نکلا۔ خُزاعہ قبیلے کا رئیس بُدَیل بن وَرْقَاء خُزَاعِی بھی اس جماعت کے ساتھ تھا۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تفصیل بتائی کہ انہیں کس مصیبت کا سامنا کرنا پڑا ہے اور قریش نے کس طرح ان کے خلاف اسلحہ، آدمی اور گھوڑوں سے بنوبکر کی مدد کی ہے اور کس طرح صفوان، عکرمہ اور قریش کے دیگر رؤساء نے اس قتلِ عام میں شرکت کی ہے۔ اس وقت آپؐ مسجد میں صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ جب وہ اپنی بات کہہ چکے تو عمرو بن سالم خُزاعہ کا سردار کھڑا ہوا تو اس نے چند اشعار پڑھ کر مدد طلب کی جن میں سے ایک شعر یہ بھی تھا کہ

یَارَبِّ اِنِّیْ نَاشِدٌ مُحَمَّدًا حِلْفَ اَبِیْنَا وَ اَبِیْهِ الْاَتْلَدَا

اے میرے ربّ! مَیں محمد کو وہ معاہدہ یاد دلاتا ہوں جو ہمارے آباء اور ان کے آباء کے درمیان ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمرو بن سالم تیری مدد کی جائے گی۔

(ماخوذ از سبل الھدیٰ جلد 5 صفحہ 202-203 دارالکتب العلمیۃ بیروت) (سیرت الحلبیہ جلد 3 صفحہ 103 دارالکتب العلمیۃ بیروت)
(فرہنگ سیرت صفحہ 56 زوار اکیڈمی کراچی)

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جب بنوخُزاعہ کا کارواں آپؐ کے پاس پہنچا تو آپؐ نے ان سے پوچھا: تمہارے خیال میں یہ ظلم کس نے کیا ہے؟ انہوں نے کہا: بنوبکر نے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا سارے بنوبکر نے؟ انہوں نے کہا: نہیں، بنو نُفَاثَہ نے جن کا سردار نَوفل بن معاویہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ بنوبکر کا ہی ایک قبیلہ ہے۔ چنانچہ بنوخُزاعہ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری باتیں بتا دیں تو آپؐ نے فرمایا علیحدہ علیحدہ ہو کر واپس چلے جاؤ۔ اب تمہاری واپسی ہے تو قافلے کی صورت میں اکٹھے نہ جانا بلکہ علیحدہ علیحدہ جانا۔ آپؐ نے یہ اس لیے فرمایا کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو کہ وہ آپؐ سے ملاقات کر کے آ رہے ہیں۔ اس معاملے کو خفیہ رکھا۔ چنانچہ بنوخُزاعہ علیحدہ علیحدہ ہو کر واپس چلے گئے۔ ان میں سے کچھ لوگ راستے میں ساحلِ سمندر کی طرف ہو لیے اور بُدَیل بن وَرْقَاء سمیت بعض لوگ عام راستے سے گئے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آپؐ بنوکعب یعنی خُزاعہ کے معاملے کی وجہ سے بہت غصہ میں آ گئے۔ میں نے آپؐ کو اتنے شدید غصہ میں کبھی نہیں دیکھا۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپؐ کو خُزاعہ کے واقعہ کی خبر ملی تو فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مَیں ان کی ہر اس چیز سے حفاظت کروں گا جس سے میں اپنے اہل اور گھر والوں کی حفاظت کرتا ہوں۔

(سبل الھدیٰ جلد 5 صفحہ 203، 204 دارالکتب العلمیۃ بیروت) (سیرت الحلبیہ جلد 3 صفحہ 104 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اس غزوے کی تفصیل حضرت مصلح موعودؓ نے بھی بیان فرمائی ہے۔ اپنے انداز میں فرماتے ہیں کہ ”آٹھویں سنہ ہجری کے رمضان کے مہینہ...... میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس آخری جنگ کے لیے روانہ ہوئے جس نے عرب میں اسلام کو قائم کر دیا۔ یہ واقعہ یوں ہوا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر یہ فیصلہ ہوا تھا کہ عرب قبائل میں سے جو چاہیں مکہ والوں سے مل جائیں اور جو چاہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل جائیں اور یہ کہ دس سال تک دونوں فریق کو ایک دوسرے کے خلاف جنگ کی اجازت نہیں ہوگی سوائے اس کے کہ ایک دوسرے پر حملہ کر کے معاہدہ کو توڑ دے۔ اس معاہدہ کے ماتحت عرب کا قبیلہ بنوبکر مکہ والوں کے ساتھ ملا تھا اور خُزاعہ قبیلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ“ مل گیا۔ ”کفار عرب معاہدہ کی پابندی کا خیال کم ہی رکھتے تھے خصوصاً مسلمانوں کے مقابلہ میں۔ چنانچہ بنوبکر کو چونکہ قبیلہ خُزاعہ کے ساتھ پرانا اختلاف تھا، صلح حدیبیہ پر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد انہوں نے مکہ والوں سے مشورہ کیا کہ خُزاعہ تو معاہدہ کی وجہ سے بالکل مطمئن ہیں۔ اب موقع ہے کہ ہم لوگ ان سے بدلہ لیں۔ چنانچہ مکہ کے قریش اور بنوبکر نے مل کر رات کو بنی خُزاعہ پر چھاپا مارا اور ان کے بہت سے آدمی مار دیے۔ خُزاعہ کو جب معلوم ہوا کہ قریش نے بنوبکر سے مل کر یہ حملہ کیا ہے تو انہوں نے اس عہد شکنی کی اطلاع دینے کے لیے چالیس آدمی تیز اونٹوں پر فوراً مدینہ کو روانہ کیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ باہمی معاہدہ کی رو سے اب آپؐ کا فرض ہے کہ ہمارا بدلہ لیں اور مکہ پر چڑھائی کریں۔ جب یہ قافلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو آپؐ نے فرمایا: تمہارا دکھ میرا دکھ ہے۔ میں اپنے معاہدہ پر قائم ہوں“ اور فرمایا کہ ”یہ بادل جو سامنے برس رہا ہے۔ (اس وقت بارش ہو رہی تھی) جس طرح اس میں سے بارش ہو رہی ہے اسی طرح جلدی ہی تمہاری مدد کے لیے اسلامی فوجیں پہنچ جائیں گی۔“

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 336-337)

ایک روایت کے مطابق آپؐ نے حضرت ضَمْرَہؓ کو قریش کے پاس بھیجا اور تین امور میں سے ایک کو اختیار کرنے کے لیے کہا کہ یا تو وہ بنوخُزاعہ کے مقتولوں کی دیت ادا کر دیں یا بنو نُفَاثَہ سے لاتعلقی کا اظہار کر دیں یا حدیبیہ کا معاہدہ ختم کر دیں۔

یہ تین باتیں ہیں۔ حضرت ضَمْرَہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کے طور پر ان کے پاس گئے۔ مسجد حرام کے دروازے کے پاس اونٹنی بٹھائی اور اندر چلے گئے۔ قریش اپنی اپنی جگہوں پر تھے۔ حضرت ضمرہؓ نے انہیں بتایا کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد ہیں اور انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دیا۔ قَرَظَہ بن عَبْدِ عَمْرو نے کہا کہ اگر ہم بنوخُزاعہ کے مقتولوں کی دیت دے دیں گے تو ہمارے پاس نہ اناج رہے گا اور نہ ہی مویشی رہیں گے کیونکہ اتنے لوگوں کی دیت ادا کرنا ایک بھاری رقم کو چاہتا ہے۔ جہاں تک بنو نُفَاثَہ سے لاتعلقی کا تعلق ہے تو اہلِ عرب کا کوئی قبیلہ نہیں جو ان کی طرح بیت اللہ کی تعظیم کرتا ہو۔ وہ ہمارے حلیف ہیں۔ ہم ان کی دوستی سے براءت کا اعلان نہیں کریں گے۔ ہم اس سے علیحدہ نہیں ہوں گے جب تک کہ ہمارے پاس کچھ موجود ہے۔ ہاں ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کریں گے۔ اس نے کہہ دیا ہم جنگ کریں گے۔ اس لیے ہم معاہدے ہی کو ختم کر دیتے ہیں یعنی حدیبیہ کا معاہدہ۔ حضرت ضمرہؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ گئے اور قریش کی باتوں سے آپ کو آگاہ کیا۔ بہرحال بعد میں قریش کو اپنے کیے پر پچھتاوا ہوا اور انہوں نے ابوسفیان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا۔

(سبل الھدیٰ جلد 5 صفحہ 204-205 دارالکتب العلمیہ بیروت) (فتح مکہ از باشمیل صفحہ 111 نفیس اکیڈمی کراچی)

اس کے آنے کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے بتا دیا تھا کہ ابوسفیان آ رہا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کے مطابق لوگوں کو بتایا تھا۔

چنانچہ ابوسفیان کی تجدید صلح کے لیے آمد ہوئی۔ اس کی تفصیل میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کے مدینہ آنے سے پہلے صحابہؓ سے فرمایا: ابوسفیان تمہارے پاس آرہا ہے وہ کہہ رہا ہے معاہدہ کی تجدید کردو اور صلح میں اضافہ کردو لیکن وہ ناراضگی لے کر واپس جائے گا۔ اس کی کوئی بات نہیں مانی جائے گی۔

ایک روایت میں ہے کہ حارث بن ہشام اور عبداللہ بن ابی ربیعہ ابوسفیان کے پاس گئے انہوں نے کہا کہ اس امر میں صلح کرنا ناگزیر ہے۔ اگر یہ معاملہ حل نہ ہوا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ سمیت تم پر حملہ آور ہوں گے۔ چنانچہ ابوسفیان اور اس کا غلام دو اونٹنیوں پر روانہ ہوئے۔ وہ جلدی جلدی چلا اور مدینہ پہنچا۔ وہ سب سے پہلے اپنی بیٹی ام حبیبہؓ کے پاس آیا جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں۔ ابوسفیان نے ارادہ کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بیٹھے مگر حضرت ام حبیبہؓ نے بستر لپیٹ دیا۔ ابوسفیان نے کہا: اے میری بیٹی! کیا یہ بستر میرے قابل نہیں یا میں اس کے قابل نہیں؟ حضرت ام حبیبہؓ نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ہے۔ آپ ایک مشرک اور ناپاک شخص ہیں۔ میں پسند نہیں کرتی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بیٹھیں۔ اس نے کہا کہ اے میری بیٹی!۔ ابوسفیان نے کہا کہ اے میری بیٹی! میرے بعد تمہیں شر نے آلیا ہے۔ ام حبیبہؓ نے کہا نہیں بلکہ اللہ نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت دی ہے اور اے میرے باپ! آپ قریش کے رئیس اور سردار ہیں۔ آپ سے قبول اسلام میں تاخیر کیسے ہوسکتی ہے؟ انہوں نے ان کو تبلیغ کی۔ آپ بتوں کی پوجا کرتے ہیں جو نہ سن سکتے ہیں اور نہ دیکھ سکتے ہیں۔ ابوسفیان وہاں سے اٹھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا گیا۔ آپؐ اس وقت مسجد میں تھے۔ اس نے کہا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں صلح حدیبیہ کے وقت موجود نہ تھا۔ آپؐ اس معاہدہ کی تجدید کردیں اور ہمارے لیے مدت کو بڑھا دیں۔ آپؐ نے فرمایا: ابوسفیان! کیا تُو صرف اس لیے آیا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہاری طرف سے کوئی بات ہوئی ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی پناہ! ہم اپنی صلح حدیبیہ کے معاہدے پر برقرار ہیں۔ غلط بیانی کی اس نے۔ ہم نے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم بھی اپنے معاہدہ اور صلح پر برقرار ہیں۔ ہم نے بھی کوئی تبدیلی نہیں کی۔ ہمارا معاہدہ ہوا تھا ٹھیک ہے۔ ہم نے بھی کوئی تبدیلی نہیں کی۔ ابوسفیان اپنی بات دہراتا رہا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس گیا۔ ان سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرو یا اپنی طرف سے لوگوں میں پناہ کا اعلان کردو۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا میری پناہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ میں ہے۔ ابوسفیان پھر حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور اسی طرح گفتگو کی جس طرح کی گفتگو حضرت ابوبکرؓ سے کی تھی۔ پھر حضرت عثمانؓ کے پاس گیا۔ ان سے کہا: لوگوں میں تم سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ صلح کی مدت میں اضافہ کردو اور معاہدے کی تجدید کردو۔ تمہارا ساتھی تمہاری بات کو نہیں ٹالے گا۔ انہوں نے کہا میری پناہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ میں ہے۔ پھر وہ وہاں سے ناکام ہوا تو حضرت علی کے پاس گیا اور کہا: اے علی! تم رشتہ داری میں میرے سب سے قریبی ہو۔ میں ایک ضروری کام کے لیے آیا ہوں لیکن خالی ہاتھ واپس نہیں جانا چاہتا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حضور میری سفارش کرو۔ انہوں نے کہا ابوسفیان تیرے لیے ہلاکت۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا تیرے لیے ہلاکت۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی بات کا عزم کرلیں تو ہم میں استطاعت نہیں کہ ہم آپؐ سے اس پر گفتگو کرسکیں۔ پھر ہماری کوئی طاقت نہیں۔ اس نے حضرت علیؓ سے کہا: اے علی! معاملات مجھ پر شدت اختیار کر گئے ہیں مجھے کوئی مشورہ دو۔ حضرت علیؓ نے کہا: اللہ کی قسم! میرے علم میں ایسی کوئی چیز نہیں جو تجھے فائدہ دے سکے لیکن تم بنو کِنَانَہ کے رئیس ہو۔ اٹھو اور لوگوں کے مابین پناہ کا اعلان کرو۔ پھر اپنے شہر لوٹ جاؤ۔ ابوسفیان مسجد نبوی میں گیا اور کہا: اے لوگو! میں نے لوگوں میں امن کا اعلان کردیا ہے۔ میرا خیال ہے تم میرے عہد کو نہیں توڑو گے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے محمد! میں نے لوگوں کے درمیان امن کا اعلان کردیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اے ابوحَنْظَلَه! یہ صرف تُو ہی کہہ رہا ہے یعنی ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہہ رہے۔ یہ تیرا یکطرفہ اعلان ہے۔ پھر وہ اپنے اونٹ پر سوار ہوکر واپس چلا گیا۔

(سبل الھدیٰ جلد5 صفحہ 205 تا 207 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

ایک روایت کے مطابق اس نے حضرت فاطمہؓ سے بھی بات کی تھی کہ وہ سفارش کردیں لیکن انہوں نے بھی معذرت کرلی۔ (منتخب سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، از پروفیسر ڈاکٹر عبدالعزیز بن ابراہیم العمری، صفحہ 392 دارالسلام)

اور یوں ابوسفیان کسی بھی نئے عہد و پیمان یا اتفاق رائے کی کوشش میں ناکام و نامراد واپس لَوٹ آیا۔ جب ابوسفیان واپس اپنی قوم میں آیا اور ساری بات انہیں بتائی تو انہوں نے بھی ابوسفیان کو برا بھلا کہا کہ کوئی بھی بھلائی کی بات تم لے کر نہیں آئے۔ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، جلد3 صفحہ 1190، از ابوزُہرۃ، دارالتراث بیروت)

حضرت مصلح موعودؓ نے بھی تاریخی لحاظ سے اس کو بیان فرمایا ہے۔ اس طرح لکھا ہے کہ مکہ والوں نے ”ابوسفیان کو مدینہ روانہ کیا تاکہ وہ کسی طرح مسلمانوں کو حملے سے باز رکھے۔ ابوسفیان نے مدینہ پہنچ کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر زور دینا شروع کیا کہ چونکہ صلح حدیبیہ کے وقت مَیں موجود نہ تھا اس لیے نئے سرے سے معاہدہ کیا جائے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا کیونکہ جواب دینے سے راز ظاہر ہوجاتا تھا۔ ابوسفیان نے مایوسی کی حالت میں گھبرا کر مسجد میں کھڑے ہوکر اعلان کیا اے لوگو! میں مکہ والوں کی طرف سے نئے سرے سے آپ لوگوں کے لیے امن کا اعلان کرتا ہوں۔ یہ بات سن کر مسلمان اس کی بیوقوفی پر ہنس پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوسفیان! یہ بات تم یکطرفہ کہہ رہے ہو ہم نے کوئی ایسا معاہدہ تم سے نہیں کیا۔“

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد20 صفحہ 337)

ہمارے ریسرچ سیل والے اس بارے میں ایک نوٹ لکھتے ہیں کہ ابوسفیان کا یہ کہنا کہ میں صلح حدیبیہ کے وقت موجود نہ تھا۔ ان کے نزدیک یہ محل نظر ہے یا بعض لوگوں نے لکھا بھی ہو اس لیے انہوں نے اس نکتہ کو اٹھا لیا۔ عام سمجھنے والے کے لیے تو یہ ضروری نہیں ہے لیکن جو لوگ تاریخی معاملات میں گہرائی میں جانا چاہتے ہیں وہ شاید یہ سوال اٹھائیں کہ یہ کہنا کہ میں موجود نہیں تھا محل نظر ہے کیونکہ تاریخ و سیرت کی کچھ کتب میں اس موقع پر یعنی مدینہ آمد پر ابوسفیان کا یہ کہنا موجود ہے کہ میں صلح حدیبیہ کے وقت موجود نہ تھا لیکن اکثر کتب خاموش ہیں۔ اور مؤرخین کی اکثریت نے ابوسفیان کی اس بات کا ذکر نہیں کیا۔

تیسری بات یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے وقت کیا واقعی ابوسفیان موجود نہ تھا۔ واقدی کی کتاب المغازی، سیرت حلبیہ اور چند ایک اَور کتب میں یہ بیان ہے کہ وہ اس موقع پر موجود نہ تھا لیکن تاریخ و سیرت کی اکثر کتب میں یہ بیان ہوا ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو مکہ بھیجا تھا تاکہ وہ ابوسفیان اور دیگر قریشی سرداروں کو بتائیں کہ ہم لڑائی کے لیے نہیں آئے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابوسفیان اس وقت موجود تھا۔ البتہ یہ قابل غور امر ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر وہ نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے آیا اور نہ ہی معاہدہ کرنے کے لیے خود آیا حالانکہ قریش کا سردار وہ خود تھا اور نہ ہی اس معاہدے پر اس کے دستخط یا گواہی موجود ہے۔ اس لیے ممکن ہے کہ مدینہ میں جو اس نے یہ کہا کہ میں صلح حدیبیہ کے وقت موجود نہ تھا اس سے اس کی مراد یہ ہو کہ صلح نامہ کے موقع پر میں موجود نہ تھا یا واقعی میں وہاں موجود نہ تھا اور یہ بھی مدینہ میں آکر کہا ہو۔ اور اسی بات کو اس نے دہرایا ہو کہ کیونکہ میرے دستخط نہیں۔

بہرحال جیسا کہ میں نے کہا یہ ریسرچ سیل والوں کا خیال ہے لیکن خود ہی یہ ساری تفصیل جو وہ بیان کر رہے ہیں اس کو، اپنے اس خیال کو ردّ بھی کر رہے ہیں کہ وہ معاہدہ میں شامل نہیں تھا کیونکہ معاہدے پر اس کے دستخط باوجود سردار ہونے کے نہیں ہیں۔ یہ لکھ رہے ہیں یہ۔ تو ابوسفیان نے اسی کو جواز بنایا ہوگا۔ اس لیے کسی شک میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں کہ اس نے مدینہ آکر یہ کہا کہ میں معاہدہ میں شامل نہیں تھا۔ یہ اس نے کہا تو ٹھیک کہا تھا۔ ہاں شامل ہونے اور موجود ہونے کے الفاظ کے بیان میں راوی کی غلطی ہوسکتی ہے لیکن واقعات اس بات کو زیادہ صحیح بتاتے ہیں کہ اس نے اپنے معاہدے کا حصہ نہ ہونے کا اعلان کیا تھا۔ یہی بات سامنے آتی ہے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی یہ بات لکھی ہے کہ اس نے یہ کہا اور آپؓ نے اس کو مانا ہے اور یہی صحیح لگتا ہے کہ وہ معاہدے میں شامل نہیں تھا اور اس کو ہم یہی سمجھتے ہیں کہ اس سے مراد یہی ہے کہ میں موجود نہیں تھا۔ بہرحال یہ تو ایک تاریخی مسئلہ تھا اس کو میں نے بیان کردیا۔ اس لیے اس میں کوئی ابہام کی ضرورت نہیں ہے۔ نہ کوئی ایسا سوال اٹھتا ہے۔ یہ بات بڑی واضح ہے۔

بہرحال اس مہم پر جانے کی تفصیل کے بارے میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رازداری کے ساتھ سفر کی تیاری کرنا شروع کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو سفر کی تیاری کا ارشاد فرمایا لیکن یہ نہیں بتایا کہ کہاں جانا ہوگا۔ ایسا ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا سفر کے لیے میرا سامان تیار کردو۔ یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے گئے تو حضرت ابوبکر اپنی بیٹی حضرت عائشہؓ کے پاس داخل ہوئے۔ اس وقت حضرت عائشہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کو تیار کر رہی تھیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی غزوے کے لیے جانے کا ارادہ ہے؟ حضرت عائشہؓ خاموش رہیں۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کہنے لگے کہ شاید رومیوں کی طرف جانے کا ارادہ ہو یا شاید اہلِ نجد کی طرف جانے کا ارادہ ہو یا شاید قریش کی طرف نکلنے کا ارادہ ہو لیکن ان کے ساتھ تو معاہدے کی میعاد ابھی باقی ہے۔ حضرت عائشہؓ ان کے ہر سوال پر خاموش رہیں اور کوئی جواب نہیں دیا۔ اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کہیں نکلنے کا ارادہ ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی کہ کیا آپؐ کا بنو اصفر یعنی رومیوں کی طرف جانے کا ارادہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ کیا آپؐ کا اہلِ نجد کی طرف جانے کا ارادہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ شاید آپؐ کا قریش کی طرف جانے کا ارادہ ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ کیا آپ کے اور ان کے درمیان معاہدہ نہیں؟ یعنی صلح حدیبیہ۔ آپؐ نے فرمایا: تمہیں پتہ نہیں چلا کہ انہوں نے بنی کعب یعنی خُزاعہ قبیلے کے ساتھ کیا کیا ہے۔ (مغازی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از موسیٰ بن عقبہ، جلد3 صفحہ 119-121)

اس واقعہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے سیرت حلبیہ میں لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے آپ سے پوچھا: یا رسول اللہؐ! کیا آپ نے سفر کا ارادہ فرمایا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ تو پھر میں بھی تیاری کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ حضرت ابوبکرؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہؐ! آپؐ نے کہاں کا ارادہ فرمایا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: قریش کے مقابلے کا۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ابوبکر اس بات کو ابھی پوشیدہ ہی رکھنا۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تیاری کا حکم دیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس سے بےخبر رکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہاں جانے کا ارادہ ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہات اور اردگرد کے مسلمانوں کو پیغامات بھجوائے اور ان سے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ رمضان کے مہینے میں مدینہ حاضر ہوجائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کے مطابق قبائل عرب مدینہ آنے شروع ہوگئے۔ جو قبائل مدینہ پہنچے ان میں بنو اسلم، بنو غفار، بنو مزینہ، بنو اشجع اور بنو جہینہ تھے۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد3 صفحہ 107-108 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

ایک روایت کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے حضرت ابوبکرؓ کو بلا کر مشورہ کیا۔ پھر حضرت عمرؓ کو بلا کر مشورہ کیا اور پھر تمام مسلمانوں کو سفر کی تیاری کا ارشاد فرمایا۔ (سبل الہدیٰ، جلد5 صفحہ 208 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے یوں لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیوی سے کہا کہ میرا سامان سفر باندھنا شروع کرو۔ انہوں نے رختِ سفر باندھنا شروع کیا اور حضرت عائشہؓ سے کہا کہ

میرے لیے ستّو وغیرہ یا دانے وغیرہ بھون کر تیار کرو۔ اسی قسم کی غذائیں ان دنوں میں ہوتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے مٹی وغیرہ پھٹک کر دانوں سے نکالنی شروع کی۔ دانے صاف کرنے شروع کیے۔ حضرت ابوبکر گھر میں بیٹی کے پاس آئے اور انہوں نے یہ تیاری دیکھی تو پوچھا: عائشہ! یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سفر کی تیاری ہے؟ وہ کہنے لگیں کہ سفر کی تیاری ہی معلوم ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی تیاری کے لیے کہا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کہنے لگے کوئی لڑائی کا ارادہ ہے؟ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ مجھے تو کچھ پتہ نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا سامان سفر تیار کرو اور ہم ایسا کر رہی ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا ہم تو سامان تیار کر رہے ہیں۔ کہاں جانا ہے کس لیے جانا ہے؟ ہمیں تو نہیں پتہ۔ دو تین دن کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو بلایا اور کہا دیکھو تمہیں پتہ ہے خُزاعہ کے آدمی اس طرح آئے تھے اور پھر بتایا کہ یہ واقعہ ہوا ہے اور مجھے خدا نے اس واقعہ کی پہلے سے خبر دے دی تھی کہ انہوں نے غداری کی ہے اور ہم نے ان سے معاہدہ کیا ہوا ہے۔ اب یہ ایمان کے خلاف ہے کہ ہم ڈر جائیں اور مکہ والوں کی بہادری اور طاقت دیکھ کر ان کے مقابلے کے لیے تیار نہ ہوں۔ بہرحال ہم نے وہاں جانا ہے۔ تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: یا رسول اللہؐ! آپؐ نے تو ان سے معاہدہ کیا ہوا ہے اور پھر وہ آپؐ کی اپنی قوم ہے۔ مطلب یہ تھا کہ کیا آپؐ اپنی قوم کو ماریں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم اپنی قوم کو نہیں ماریں گے معاہدہ شکنوں کو ماریں گے۔ پھر حضرت عمرؓ سے پوچھا۔ حضرت عمرؓ کا تو اپنا مزاج تھا انہوں نے کہا: بسم اللہ۔ میں تو روز دعائیں کرتا تھا کہ یہ دن نصیب ہو اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں کفار سے لڑیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر بڑا نرم طبیعت کا ہے مگر قول صادق عمر کی زبان سے جاری ہوتا ہے۔ صحیح بات تو عمر نے کی ہے۔ فرمایا کہ تیاری کرو۔ پھر آپؐ نے اردگرد کے قبائل کو اعلان بھجوایا کہ ہر شخص جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے وہ رمضان کے ابتدائی دنوں میں مدینہ میں جمع ہو جائے۔

(ماخوذ از سیر روحانی (7) انوار العلوم جلد 24 صفحہ 260 تا 261)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سفر کو پوشیدہ رکھنے کے لیے مختلف تدابیر اختیار فرمائیں۔ چنانچہ آپؐ نے سفر سے پہلے آٹھ آدمیوں پر مشتمل ایک پارٹی کو حضرت اَبُوقَتَادہ بن رِبْعِیؓ کی قیادت میں وادی اِضَم کی طرف، مکہ کی مخالف سمت بھیجا تا کہ گمان کرنے والا گمان کرے کہ آپؐ اس سمت جانے کا عزم کر رہے ہیں اور خبر نہ پھیل سکے۔ اِضم مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر مشرق کی طرف نجد میں ایک وادی ہے۔

(سیرت انسائیکلوپیڈیا جلد نہم صفحہ 111 دار السلام) (فرہنگ سیرت صفحہ 45 زوار اکیڈمی کراچی)

اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے آس پاس کچھ آدمی روانہ کر دیے اور ان سب کی ڈیوٹی یہ تھی کہ کوئی بھی اجنبی شخص مکہ کی طرف جا رہا ہو تو اس کو واپس لوٹا دیا جائے۔ اس سارے کام کی نگرانی کے لیے حضرت عمرؓ کو مقرر کیا گیا جو بطور نگران چکر لگاتے رہے۔ یہ ساری تدابیر اختیار کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خدا کے حضور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا:

اَللّٰھُمَّ خُذْ عَلٰی أَسْمَاعِھِمْ وَاَبْصَارِھِمْ فَلَا یَرَوْنَا اِلَّا بَغْتَۃً، وَلَا یَسْمَعُوْنَ بِنَا اِلَّا فَجْأَۃً۔

اے اللہ! قریش کے کانوں اور ان کی آنکھوں کو روک لے یعنی ان کے جاسوسوں اور مخبروں کو روک لے کہ وہ ہمیں نہ دیکھ سکیں مگر یہ کہ اچانک ہم ان تک جا پہنچیں اور نہ ہی وہ ہمارے متعلق کوئی خبر معلوم کریں سوائے اس کے کہ اچانک انہیں ہماری خبر پہنچے۔

(سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از ڈاکٹر صلابی، مترجم، جلد 3 صفحہ 384-385) (دائرہ معارف جلد 9 صفحہ 72 بزم اقبال لاہور)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اَور دعا بھی ملتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اَللّٰھُمَّ خُذِ الْعُیُوْنَ وَالْاَخْبَارَ عَنْ قُرَیْشٍ حَتّٰی نَبْغَتَھَا فِیْ بِلَادِھَا۔ اے اللہ! قریش کے جاسوسوں کو اور ان کے مخبروں کو روکے رکھ یہاں تک کہ ہم لوگوں کو ان کے علاقوں میں اچانک پالیں۔ (تاریخ الطبری جلد 2 صفحہ 155 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اس کے بعد آپؐ نے سفر شروع فرمایا۔ یہ مزید تفصیل ہے۔ ان شاء اللہ آئندہ بھی چلے گی۔

اس وقت دنیا کے عمومی حالات کے لیے بھی مَیں کہنا چاہتا ہوں۔ اکثر کہتا ہوں دعائیں کرتے رہیں۔

جنگ کے پھیلنے کے امکانات بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی تباہ کاری سے ہمیں محفوظ رکھے کیونکہ اب تو ایران پر اسرائیل نے حملہ کر دیا ہے اور یہ جنگ کی حالت خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ اسرائیل کی حکومت کے یہ لوگ تو اب یہی چاہیں گے کہ ایک ایک کر کے تمام مسلمان ممالک کو نقصان پہنچائیں لیکن مسلمان ملک سوئے ہوئے ہیں۔ اور اپنی ترقی اور اپنی دوسری ترجیحات جو ہیں انہی میں ڈوبے ہوئے ہیں اور ان کو سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ کیا ہونا ہے۔ مسلمانوں کے نہ تو عمل رہے ہیں نہ ان کی دعا کی طرف توجہ ہے اور ایسی حالت میں پھر جو نقصان پہنچے گا اس کا یہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور یہ اس طرف توجہ کریں اور اپنی اکائی قائم کرنے کی کوشش کریں۔ یہ نہیں کہ فلاں فرقہ ہے، فلاں فرقہ ہے تو ہم اس کی مدد نہیں کر رہے۔ سب ملک خطرے میں ہیں کیونکہ اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ ہو چکا ہے، کفار سب ایک ملّتِ واحدہ بن گئے ہیں اور مسلمانوں کو بھی اُمّتِ واحدہ بننا پڑے گا تبھی ان کی بچت ہے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر معصوم کو، ہر مظلوم کو بڑے نقصان سے بچائے۔ اور ہمیں دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل ۴/ جولائی ۲۰۲۵ء صفحہ ۲ تا ۷)

☆......☆......☆

اعلان نکاح: از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 31/ مئی 2025ء بعد نماز عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل 7 نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(1)	مکرمہ ماہین مظفر صاحبہ بنت مکرم مظفر احمد صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم انتصار احمد تنویر صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم مبارک احمد تنویر صاحب (نائب امیر و مبلغ انچارج جرمنی)
(2)	مکرمہ فریحہ ظفر صاحبہ (واقفۂ نو) بنت مکرم ظفر اقبال احمد ساہی صاحب (مربی سلسلہ آئیوری کوسٹ) ہمراہ مکرم حسان احمد نصر اللہ خان صاحب ابن مکرم شاہد نصر اللہ خان صاحب (کینیڈا)
(3)	مکرمہ عرفانہ احمد صاحبہ (واقفۂ نو) بنت مکرم عرفان احمد صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم عاصم ادریس صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم محمد مبارک ادریس صاحب (یوکے)
(4)	مکرمہ زجاجہ عامر مرزا صاحبہ بنت مکرم اسماعیل عامر بیگ مرزا صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم ڈاکٹر بلال احمد صاحب (یوکے) ابن مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب شہید (آف رحیم یار خان)
(5)	مکرمہ عائشہ عزیز بھٹی صاحبہ بنت مکرم عزیز احمد بھٹی صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم حمزہ احمد کاہلوں صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم منصور احمد کاہلوں صاحب مرحوم (جرمنی)
(6)	مکرمہ شمائل ظفر صاحبہ بنت مکرم ظفر اقبال صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم خلیق عارف صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم رفیق احمد عارف صاحب (یوکے)
(7)	مکرمہ سحرش احمد صاحبہ بنت مکرم سلیم احمد صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم فراز احمد ڈار صاحب ابن مکرم محمد اسحاق ڈار صاحب (یوکے)

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طرفین کیلئے مبارک فرمائے اور نئے رشتے کے بندھن میں بندھنے والوں کو دین و دنیا کے ثمرات سے نوازے۔ آمین۔

☆......☆......☆

ارشاد باری تعالیٰ

اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُرْدِفِیْنَ (الانفال: 10)

ترجمہ: (یاد کرو) جب تم اپنے ربّ سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری التجا کو قبول کر لیا (اس وعدہ کے ساتھ) کہ میں ضرور ایک ہزار قطار در قطار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔

طالب دعا: مکرم ISLAM KHAN صاحب مرحوم، مکرمہ TAMRUN BIBI صاحبہ مرحومہ (SORO صوبہ اُڈیشہ)

ارشاد باری تعالیٰ

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (الفرقان: 64)

ترجمہ: اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی اور عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں "سلام"۔

طالب دعا: سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزّت میں بڑھاتا ہے، جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ)

طالب دُعا: نور الہدیٰ اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ سملیہ، صوبہ جھارکھنڈ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر کسی کو علم کی بات معلوم ہو تو بتا دینی چاہئے اور جسے علم کی کوئی بات معلوم نہ ہو تو سوال ہونے پر وہ جواب دے کہ اَللّٰہُ اَعْلَمُ، کیونکہ یہ بھی علم کی بات ہے کہ انسان جس بات کو نہیں جانتا اسکے متعلق کہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ (بخاری، کتاب التفسیر)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

بقیہ حضور انور کے بصیرت افروز جوابات از صفحہ نمبر 02

خرید تک فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

لیکن مارگیج کے اس طریق کار کے ذریعہ کاروبار کے طور پر مکان در مکان خرید کر انہیں کرایہ پر دیتے جانا مناسب نہیں اور جماعت اس امر کی ہرگز حوصلہ افزائی نہیں کرتی، بلکہ اس سے منع کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص بغیر مارگیج کے مکان خریدنے کی مالی استطاعت رکھتا ہو تو اسے اپنی رہائش کے لیے بھی مارگیج کے اس مشتبہ طریق سے اجتناب کرنا چاہیے۔ کیونکہ مجبوری اور اضطرار کی یہ ایسی ہی مثال ہے جیسا کہ قبولیت حج کے ضمن میں بیان ہونے والے واقعہ میں کئی دنوں کی فاقہ کشی میں مبتلا خاندان کے لیے اپنی جان بچانے کے لیے مردہ گدھے کا گوشت وقتی طور پر جائز تھا لیکن اس کے پڑوسی، جس کے پاس مالی استطاعت تھی اور اس نے حج پر جانے کے لیے رقم بھی جمع کر رکھی تھی، کے لیے یہ گوشت جائز نہیں تھا۔

(تذکرۃ الاولیاء صفحہ 123، مطبوعہ مئی 1997ء ناشر الفاروق بک فاؤنڈیشن)

باقی عصر حاضر کے مختلف مالی معاملات از قسم بینکوں کے قرض، سٹاک مارکیٹ اور مارگیج وغیرہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کہ ''اب اس ملک میں اکثر مسائل زیروزبر ہو گئے ہیں۔ کل تجارتوں میں ایک نہ ایک حصہ سود کا موجود ہے۔ اس لیے اس وقت نئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔'' (البدر نمبر 41 و 42، جلد 3، مورخہ یکم و 8 نومبر 1904ء صفحہ 8) کی روشنی میں ایک مرکزی کمیٹی ان مسائل پر غور کر رہی ہے۔ فیصلہ ہونے پر افراد جماعت کو ان شاء اللہ اس سے آگاہ کر دیا جائے گا۔

سوال: جرمنی سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور کی آیت نمبر ۲۷ کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لیے ہیں۔ اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہیں۔ اس پر سوال یہ ہے کہ اگر کسی نیک عورت کی شادی کسی ایسے مرد کے ساتھ ہو جائے جو پارسا نہ ہو تو کیا عورت ناپاک ہوتی ہے، جو ایسا مرد اس کے حصہ میں آیا ہے؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ ایسی Beer جس پر Non alcoholic لکھا ہو، پینا جائز ہے جبکہ اس میں معمولی سی مقدار میں الکوحل موجود ہو؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 2 جون 2023ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: عموماً دیکھا گیا ہے کہ پاک لوگوں کے پاک لوگوں سے ہی رابطے اور تعلقات ہوتے ہیں۔ اور بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ ناپاک مرد پاک عورتوں کے حصہ میں آئے ہوں۔ حضور ﷺ نے شادی کے لیے جو خاص طور پر یہ نصیحت فرمائی کہ شادی کے وقت دوسرے فریق کے مال، خاندان اور خوبصورتی کو دیکھنے کی بجائے اس کے دین کو پیش نظر رکھا جائے کیونکہ دین والے انسان سے شادی کرنے میں ہی حقیقی کامیابی ہے۔ (صحیح بخاری کتاب النکاح بَاب الْأَكْفَاءِ فِي الدِّينِ) اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ تا دیندار شخص آپ کا ساتھی بنے۔

لیکن اگر کہیں اچھے اور بُرے مرد و عورت کا رشتہ قائم ہو جائے تو یا تو نیک فریق کی دعا اور کوشش سے بُرے فریق کی اصلاح ہو جاتی ہے یا پھر ان میں خلع یا طلاق کے ذریعہ علیحدگی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اگر کہیں ایسا رشتہ قائم ہو جائے تو مرد یا عورت مجھے لکھ بھی دیتے ہیں اور میں انہیں کہتا ہوں کہ وہ دعا کر کے فیصلہ کر لیں۔

پس مرد و خواتین دونوں کو ہی دین سیکھنے اور اس کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے تا کہ زیادہ سے زیادہ نیک مرد نیک عورتوں کے حصہ میں اور نیک عورتیں نیک مردوں کے حصہ میں آئیں۔ اور ان امور کی طرف میں اپنے خطبات میں بھی کئی دفعہ توجہ دلا چکا ہوں۔

باقی جہاں تک اس آیت کے ترجمہ کی بات ہے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس آیت کا جو ترجمہ کیا ہے وہ سابقہ مفسرین سے بھی ثابت ہے۔ نیز حضورؒ نے حاشیہ میں اس ترجمہ کی وضاحت بھی فرمائی ہے کہ یہاں ایک عمومی قاعدہ بیان کیا گیا ہے کہ جو گندے لوگ ہیں وہ عموماً گندی عورتوں سے ہی شادی کرتے ہیں۔ لیکن یہ قاعدہ کلیہ نہیں۔ اس میں استثناء بھی ہیں۔ اور جو پاکباز ہیں وہ پاکباز عورتوں ہی سے شادی کیا کرتے ہیں۔ اس میں بھی بعض دفعہ استثناء ہوتے ہیں۔

(ترجمہ قرآن از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ صفحہ 599 حاشیہ)

علاوہ ازیں اس آیت کا ایک ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے یہ فرمایا ہے کہ خبیث باتیں خبیث مردوں کے لیے ہیں اور خبیث مرد خبیث باتوں کے لیے ہیں اور پاک باتیں پاک مردوں کے لیے ہیں اور پاک مرد پاک باتوں کے لیے ہیں۔ اور اپنے اس ترجمہ کی وضاحت کرتے ہوئے حضورؓ فرماتے ہیں کہ عام طور پر مفسر اس آیت کے یہ معنے کرتے ہیں کہ خبیث مرد خبیث عورتوں کے لیے ہیں اور خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے۔ مگر یہ درست نہیں۔ باتیں اور اعمال بھی مؤنث استعمال ہوتے ہیں اور انہی کا یہاں ذکر ہے۔ ورنہ ایک بدکار عورت کسی شریف سے دھوکا دے کر بیاہ کر لے تو اس میں مرد کا کیا قصور؟ اسی طرح اس کا الٹ سمجھ لو۔ قرآن مجید تو صرف یہ کہتا ہے کہ جو نیکی میں مشہور ہوں۔ ان پر بدی کا الزام نہ لگاؤ کیونکہ عقلاً نیک شہرت رکھنے والا مرد یا عورت نیک کام ہی کریں گے۔

(تفسیر صغیر صفحہ 448 وحاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس آیت کے جو معانی بیان فرمائے ہیں ان سے اس ترجمہ کی تائید ہوتی ہے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: انبیاء علیہم السلام اور اللہ تعالیٰ کے مامور خبیث اور ذلیل بیماریوں سے محفوظ رکھے جاتے ہیں مثلاً جیسے آتشک ہو، جذام ہو یا اور کوئی ایسی ہی ذلیل مرض۔ یہ بیماریاں خبیث لوگوں ہی کو ہوتی ہیں۔ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ (النور: 27) اس میں عام لفظ رکھا ہے اور نکات بھی عام ہیں۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 23، مطبوعہ یوکے 2022ء)

اسی طرح فرمایا: اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ متقی کو ایسی مشکلات میں نہیں ڈالتا۔ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ متقیوں کو اللہ تعالیٰ خود پاک چیزیں بہم پہنچاتا ہے اور خبیث چیزیں خبیث لوگوں کے لیے ہیں اگر انسان تقویٰ اختیار کرے اور باطنی طہارت اور پاکیزگی حاصل کرے جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پاکیزگی ہے تو وہ ایسے ابتلاؤں سے بچا لیا جاوے گا۔ ایک بزرگ کی کسی بادشاہ نے دعوت کی اور بکری کا گوشت بھی پکایا اور خنزیر کا بھی۔ اور جب کھانا رکھا گیا تو عمداً سور کا گوشت اس بزرگ کے سامنے رکھ دیا اور بکری کا اپنے اور اپنے دوستوں کے آگے۔ جب کھانا رکھا گیا اور کہا کہ شروع کرو تو اللہ تعالیٰ نے اس بزرگ پر بذریعہ کشف اصل حال کھول دیا۔ انہوں نے کہا ٹھیرو یہ تقسیم ٹھیک نہیں اور یہ کہہ کر اپنے آگے کی رکابیاں ان کے آگے اور ان کے آگے کی اپنے آگے رکھتے جاتے تھے اور یہ آیت پڑھتے جاتے تھے کہ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ۔ الآیۃ۔ غرض جب انسان شرعی امور کو ادا کرتا ہے اور تقویٰ اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے اور بُری اور مکروہ باتوں سے اس کو بچا لیتا ہے اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ کے یہی معنی ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 221، مطبوعہ یوکے 2022ء)

پس دونوں ترجمے ہی درست ہیں لیکن دونوں کی الگ الگ تشریحات ہیں۔

آپ کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ حضور ﷺ کی بڑی واضح ہدایت ہے کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی سی مقدار بھی حرام ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الاشربۃ بَاب النَّهْيِ عَنِ الْمُسْكِرِ) لہٰذا کسی بھی چیز سے تیار ہونے والی Beer اگر اس سے نشہ پیدا ہوتا ہو یا اس میں الکوحل یا کسی ایسے مشروب کی آمیزش ہو جس کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرتی ہو تو اگرچہ اس ملاوٹ شدہ Beer کے پینے سے نشہ نہ بھی پیدا ہوتا ہو تو ایسی Beer اسلامی تعلیمات کے مطابق بہرحال حرام ہے۔ اور اس سے ہر احمدی مسلمان کو اجتناب کرنا چاہیے۔

سوال: پاکستان سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں استفسار بھجوایا کہ کیا ہم مہندی کے ساتھ Tattoo کے ڈیزائن بنا سکتے ہیں؟ نیز یہ کہ اگر آپ کسی سے پیار کرتے ہوں لیکن وہ (لڑکا یا لڑکی) غیر مسلم ہو اور آپ کے مذہب کو Support کرتا ہو تو کیا اس کے ساتھ شادی کرنا جائز ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 3 جون 2023ء میں اس مسئلہ کے بارے میں درج ذیل ہدایات عطا فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: اسلام نے عورتوں کو مہندی کے ذریعہ بناؤ سنگھار کی اجازت دی ہے اور مردوں کے لیے بھی جائز ٹھہرایا ہے کہ وہ سر اور داڑھی کے بال مہندی سے رنگ سکتے ہیں۔ مہندی اور Tattoo میں ایک بنیادی فرق یہ ہے کہ مہندی کا رنگ ایک دو ہفتوں میں ختم ہو جاتا ہے جبکہ اکثر Tattoo مستقل طور پر جسم پر منقش ہو جاتے ہیں۔ اور جسم کے جن حصوں پر ٹیٹو بنوایا جاتا ہے، اس جگہ جلد کے نیچے پسینہ لانے والے گلینڈ بُری طرح متاثر ہوتے ہیں اور ٹیٹو بنوانے کے بعد جسم کے ان حصوں پر پسینہ آنا کم ہو جاتا ہے، جو طبی لحاظ سے نقصان دہ ہے۔ اور بعض اوقات اس وجہ سے جلد کا کینسر بھی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بعض قسم کے ٹیٹو چونکہ مستقل طور پر جسم کا حصہ بن جاتے ہیں، اس لیے جسم کے بڑھنے یا سکڑنے کے ساتھ ٹیٹو کی شکل میں بھی تبدیلی آ جاتی ہے، جس سے ٹیٹو بظاہر اچھا لگنے کی بجائے بدصورت لگنے لگتا ہے اور کئی لوگ پھر اسے وبال جان سمجھنے لگتے ہیں لیکن اس سے پیچھا نہیں چھڑا سکتے۔ لہٰذا ان وجوہات کی بنا پر ٹیٹو بنوانا ایک لغو کام ہے۔ یہ سب باتیں چونکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھیں اس لیے اس نے اپنے رسول ﷺ کے ذریعہ اس کام کی ممانعت فرما دی۔

(صحیح بخاری کتاب اللباس بَاب الْمُسْتَوْشِمَةِ)

باقی خواتین کے بناؤ سنگھار کی خاطر مہندی کے ساتھ جسم کے ان حصوں پر جو ستر کے دائرہ میں نہیں آتے، خود یا دوسری خواتین سے ایسے ڈیزائن بنوانے میں کوئی حرج نہیں جن میں کوئی شرکیہ پہلو نہ پایا جاتا ہو۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ اس بناؤ سنگھار کی پھر اس طرح کھلے عام نمائش نہ ہو جس سے پردہ کے بارے میں اسلامی حکم کی نافرمانی ہو۔

آپ کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اسلام نے مومنوں کو مشرکوں کے ساتھ شادی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (سورۃ البقرہ: 222) اس لیے آپ کے سوال میں بیان لڑکا یا لڑکی اگر مشرک ہیں تو ان سے شادی جائز نہیں۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 8 فروری 2025ء)

❁❁❁

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ایک آدمی اگر انصاف اور عقل کو ہاتھ سے نہ دے اور خدا کا خوف مدّنظر رکھ کر صادق کو پرکھے تو وہ غلطی سے بچا لیا جاتا ہے۔ لیکن جو تکبّر کرتا ہے اور آیات اللہ کی تکذیب اور ہنسی کرتا ہے اس کو یہ دولت نصیب نہیں ہوتی ہے۔ (ملفوظات، جلد 5، صفحہ 12، ایڈیشن 1984ء)

طالب دعا: میر موسیٰ حسین ولد مکرم جے میر عطاء الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ شموگہ (کرناٹک)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

(بقیہ) معجزات کے متعلق ایک مختصر اصولی نوٹ

یہ سوال کہ اس موقع پر عام قانون قدرت کے خلاف چشمہ کا پانی کس طرح زیادہ ہوگیا؟ معجزات کی بحث سے تعلق رکھتا ہے جس کے متعلق ہم اس کتاب میں دوسری جگہ ایک اصولی نوٹ درج کر چکے ہیں اور اس جگہ اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ دراصل معجزات کی بحث دو اصولی حصوں میں منقسم ہے۔ ایک حصہ عقلی دلائل سے تعلق رکھتا ہے جن سے معجزات کا امکان اور ان کی ضرورت ثابت ہوتی ہے۔ اور دوسرا حصہ مشاہدہ سے تعلق رکھتا ہے جس سے معجزات کا عملاً وقوع میں آنا ثابت ہوتا ہے۔ عقلی دلائل کا نتیجہ صرف اس حد تک ہے کہ معجزہ وقوع میں آسکتا ہے اور یہ کہ انسان کی روحانیت کی تکمیل کے لئے اسے وقوع میں آنا چاہئے۔ مگر اس سے آگے اس بات کے ثبوت کے لئے کہ معجزہ واقعی ہوتا بھی ہے مشاہدہ کی ضرورت پیش آتی ہے اور خوش قسمتی سے اس قسم کے مشاہدہ کا وجود ہر نبی کے زمانہ میں اور ہر قوم کی تاریخ میں ملتا ہے مگر افسوس ہے کہ موجودہ زمانہ کی عالمگیر مادیت نے انسان کے روحانی کمالات اور روحانی حواس کو اس حد تک خاک میں ملا رکھا ہے کہ مادہ پرستی کے خیالات کے سوا کچھ باقی نہیں رہا اور انسانیت کے اعلیٰ کمالات زمین دوز دفینوں کی طرح نظروں سے دور اور آنکھوں سے مستور ہو چکے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ خدا کا قانون دو قسم کا ہے۔ ایک وہ جو اس کی نہ بدلنے والی سنتوں اور اس کے وعدوں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے مثلاً یہ کہ کوئی مردہ زندہ ہو کر اس دنیا میں دوبارہ واپس نہیں آسکتا اور دوسرا وہ جو ان دو دائروں کے علاوہ ہے مثلاً نیک اور بد بندوں کے ساتھ خدا کے سلوک کے اظہار کا طریق وغیرہ۔ پس جہاں تک اول الذکر قانون کا تعلق ہے قرآن شریف بڑے زور کے ساتھ فرماتا ہے کہ وہ بالکل اٹل ہے اور نہ صرف دنیا کی تمام علمی و عملی ترقی بلکہ خدا کی شان اور وقار کا اظہار بھی اس کے اٹل ہونے کے ساتھ وابستہ ہے، لیکن مؤخر الذکر قانون حالات کے اختلاف کے ساتھ اپنی صورت بدل سکتا ہے اور اس کا بدلنا خدا کی شان کے خلاف نہیں بلکہ اس کے عین مطابق ہے اور اسی تبدیلی کے غیر معمولی ظہور کا نام معجزہ ہے۔ دراصل اگر اس دنیا کا کوئی خدا ہے جس نے اس دنیا کی چیزوں کو اور ان چیزوں کے خواص کو پیدا کیا ہے اور یہ خدا اپنے تختِ حکومت سے معزول و معطّل نہیں ہوگیا اور اپنے قانون کا غلام نہیں بن گیا تو پھر اس خدا میں یہ قوت تسلیم کرنی پڑے گی کہ اپنی سنت اور وعدہ کی باتوں کو الگ رکھ کر جن میں بہرحال کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی وہ کسی حقیقی ضرورت کے وقت اپنے ایسے قانون کو جو اس کی کسی سنت یا وعدہ کے دائرہ سے تعلق نہیں رکھتا خاص استثنائی رستہ پر چلا سکتا ہے یا بعض مخفی اسباب کے ذریعہ ایک ایسا ظاہری تغیر پیدا کرسکتا ہے جو بظاہر استثناء کا رنگ رکھتا ہو اور اسی استثناء یا خاص تقدیر الٰہی کے غیر معمولی ظہور کا نام معجزہ ہے۔

اور معجزہ کی ضرورت اس طرح ثابت ہے کہ جیسا کہ ہر سمجھ دار انسان محسوس کرے گا محض عقلی دلیلوں کا وجود خدا کے متعلق اس حد تک کا ایمان ہرگز پیدا نہیں کرسکتا جو انسان کی روحانی زندگی کے لئے ضروری ہے کیونکہ عقلی دلیلیں زیادہ سے زیادہ یہ ثابت کرسکتی ہیں کہ اس کارخانۂ عالم کا کوئی خالق و مالک ہونا چاہئے مگر ظاہر ہے کہ یہ ''ہونا چاہئے'' والا مقام محض ایک قیاس کا مقام ہے جسے قطعی اور زندہ یقین میں بدلنے کے لئے جسے ہم ''ہے'' کے مقام سے تعبیر کرسکتے ہیں الہام الٰہی اور معجزہ کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس لئے ہر نبی اور رسول کے ساتھ معجزہ کا وجود لازم و ملزوم کے طور پر رہا ہے۔ اور اسلامی معجزات سے انکار کرنے والوں کی خود اپنی کتب معجزات کے ذکر سے (جن میں افسوس ہے کہ اکثر فرضی اور بلا ثبوت اور سنت الٰہی کے خلاف ہیں) بھری پڑی ہیں۔ باقی رہا مشاہدہ کا سوال سو جن ابتدائی لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معجزات بیان کئے ہیں وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابی اور دن رات آپؐ کی صحبت میں رہنے والے تھے انہوں نے اپنا ذاتی مشاہدہ ہی بیان کیا ہے اور ظاہر ہے کہ اگر روایت صحیح ہو اور راوی سچ بولنے والا اور سمجھ دار ہو تو یہ مشاہدہ اسی طرح قابل قبول ہے جس طرح کہ دنیا کے دوسرے پختہ مشاہدات قابل قبول ہوتے ہیں۔ اور گو موجودہ مادی زمانہ میں روحانی اہلِ کمال کا وجود عنقا کا رنگ رکھتا ہے مگر اس زمانہ میں بھی مقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے معجزات کے متعلق معترضین کو جواب دیتے ہوئے یہ اعلان کیا ہے کہ:

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

یعنی ''گو اس زمانہ میں معجزات کا وجود بے نام ونشان ہو چکا ہے مگر اے منکر اسلام آ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں کے ہاتھ پر معجزات کا مشاہدہ کرلے۔''

ایک اور اصولی بات جو معجزات کے متعلق یاد رکھنی ضروری ہے اور جسے نظر انداز کرنے سے اکثر مذاہب میں بعد میں آنے والوں کی دست برد سے جھوٹے اور فرضی معجزات کا وجود پیدا ہوگیا ہے یہ ہے کہ معجزات کی غرض و غایت چونکہ ایمان پیدا کرنا یا پیدا شدہ ایمان کو مضبوط کرنا ہوتی ہے اور ایمان کے لئے اس کے ابتدائی مراحل میں کسی قدر اخفاء کا پردہ ضروری ہے اور اسی لئے قرآن شریف نے اپنی ابتداء میں ہی ایمان بالغیب کے اصول کو پیش کیا ہے۔ کیونکہ کامل مشاہدہ کے بعد ایمان کسی انعام یا تعریف کا حق دار نہیں رہتا اس لئے سنت اللہ اس طرح پر واقع ہوئی ہے کہ سچے معجزات کبھی بھی ایسی صورت میں ظاہر نہیں ہوتے کہ گویا بالکل شہود کا رنگ پیدا ہوجائے بلکہ کسی نہ کسی جہت سے کچھ نہ کچھ اخفاء کا پردہ باقی رکھا جاتا ہے۔ اسی لئے اہل اللہ نے معجزات کی مثال دن کی تیز روشنی سے نہیں دی بلکہ ایک ایسی چاندنی رات کی روشنی سے دی ہے جس میں کسی قدر بادل بھی ہوں۔ ایسی صورت میں جہاں ایک طرف توجہ اور غور سے دیکھنے والوں کو رستہ نظر آجاتا ہے وہاں دوسری طرف ضدی اور کجرو لوگوں کے لئے شک کی گنجائش بھی باقی رہتی ہے۔ البتہ بعض اوقات ایسے معجزات میں جو صرف ان مومنوں کو دکھائے جاتے ہیں جو ایمان کے ابتدائی مراحل سے آگے نکل چکے ہوتے ہیں کسی قدر شہود کا رنگ پیدا کردیا جاتا ہے مگر یہ ایک لمبا اور باریک سوال ہے جو تفصیلی بحث چاہتا ہے اور اس مختصر اور ضمنی نوٹ میں تفصیل کی گنجائش نہیں۔

خلاصۂ کلام یہ کہ معجزات اور آیات کا وجود برحق ہے اور اسلام اسے تسلیم کرتا اور ہر نبی اور رسول کے زمانہ میں اس کے ظہور کا دعویٰ فرماتا ہے مگر اول تو کوئی معجزہ خدا کی کسی نہ بدلنے والی سنت یا اس کے کسی وعدہ کے خلاف نہیں ہوسکتا کیونکہ اگر ایسا ہو تو دنیا میں اندھیر پڑ جائے اور قرآن شریف نے صراحت کے ساتھ ایسے معجزات کے وجود سے انکار کیا ہے اور دوم کسی معجزہ میں جو منکرین کو دکھانا مقصود ہو نصف النہار والی روشنی پیدا نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ ایمان بالغیب کے اصول کے خلاف ہے جسے قرآن شریف نے اپنی ابتداء میں ہی بڑے زور کے ساتھ پیش کیا ہے۔ مگر ان دونوں حدود کے اندر اندر معجزہ ہوسکتا ہے اور ہر نبی کے زمانہ میں ہوتا رہا ہے اور حق یہ ہے کہ اگر ایسے معجزات کا دروازہ بند ہوجائے تو دنیا روحانی طور پر زندہ ہی نہیں رہ سکتی۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 752 تا 755، مطبوعہ قادیان 2006)

شعبہ تزئین (قادیان) میں مالی کی خدمت کے خواہشمند متوجہ ہوں

شرائط :

(1) اُمیدوار کی عمر 50 سال سے زائد اور 18 سال سے کم نہ ہو۔
(2) اُمیدوار کی تعلیم کی کوئی شرط نہیں ہے۔
(3) تاریخ پیدائش کے ثبوت کے طور پر کسی سرکاری ادارہ سے جاری شدہ دستاویز قابل قبول ہوگا۔
(4) وہی اُمیدوار خدمت کے لئے منتخب ہونگے جو مرکزی کمیٹی برائے بھرتی کارکنان کے انٹرویو میں کامیاب ہوں گے۔ مالی کے کاموں کا تجربہ رکھنے والے اُمیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔
(5) انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں اُمیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے ذاتی خرچ پر طبی معائنہ (اخراجات تقریباً -/2,500) کروانا ہوگا اور صرف وہی اُمیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے۔
(6) سلیکشن کی صورت میں اُمیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔
(7) سفر خرچ قادیان آمد و رفت اُمیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے۔
(8) اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہوں گی انہیں پر غور ہوگا۔

نوٹ: انٹرویو کی تاریخ سے اُمیدوار کو بعد میں مطلع کیا جائے گا۔

مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں
نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان پن کوڈ : 143516
موبائل : 09888232530,09682627592 دفتر : 01872-501130
E-mail: diwan@qadian.in

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ہماری جماعت کیلئے بھی اسی قسم کی مشکلات ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت مسلمانوں کو پیش آئے تھے ...... میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے۔ (ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 156 تا 157، ایڈیشن 1988)

طالب دعا : سید جہانگیر علی صاحب مرحوم اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ احمدیہ فلک نما، حیدر آباد، صوبہ تلنگانہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

باغِ احمد سے ہم نے پھل کھایا ✿ میرا بُستاں کلامِ احمد ہے
ابنِ مریم کے ذِکر کو چھوڑو ✿ اس سے بہتر غُلامِ احمد ہے

طالب دُعا : سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

تذکارِ مہدی

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی سیرت طیبہ متعلق
حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی روایات

مرتبہ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

مرزا علی شیر صاحب کی سخت مخالفت (بقیہ)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق غیر تو کیا اپنے قریبی رشتہ دار بھی یہی کہتے تھے کہ انہوں نے ایک دکان کھولی ہوئی ہے اور وہ آپ کی سخت مخالفت کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے ہماری سوتیلی والدہ ہم سے بہت محبت کیا کرتی تھیں اور باوجود اس کے کہ ہم ان کی سوکن کی اولاد تھے اور ہمارے ساتھ بڑی محبت کا سلوک کرتی تھیں ان کی والدہ بھی جو ہماری دادی صاحبہ کے علاقہ کی تھیں ہم سے بہت پیار کرتی تھیں جب ہمارے رشتہ دار مرزا امام دین صاحب اور ان کے لڑکے اور لڑکیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دیتے تھے تو چونکہ وہ بہت اونچا سنتی تھیں اس لئے دریافت کرتی تھیں کہ یہ لوگ کس کو گالیاں دے رہے ہیں۔ اس پر جب انہیں بتایا جاتا کہ یہ مرزا غلام احمد کو گالیاں دے رہے ہیں تو وہ رو پڑتیں اور کہتیں، ہائے یہ لوگ میری چراغ بی بی کے بیٹے کو گالیاں دیتے ہیں۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے رشتہ دار بھی سمجھتے تھے کہ یہ ایک کھیل ہے جو کھیلا جا رہا ہے اور لوگ انہیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں لدھیانہ کے ایک نور محمد صاحب تھے جنہیں یہ خیال تھا کہ وہ مصلح موعود ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کہتے تھے کہ چونکہ وہ میرے روحانی باپ ہیں اس لئے جب میں اپنے روحانی باپ کے پاس جاؤں گا تو پونڈ ان کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کروں گا۔ اس غرض سے وہ روپیہ جمع کرتے رہتے تھے جب ان کے مرید ان سے سوال کرتے کہ وہ اپنے روحانی باپ کے پاس کب جائیں گے تو انہیں کہتے جب مَیں جاؤں گا تو تمہیں بتا دوں گا جب انہوں نے اس میں زیادہ دیر لگا دی تو ان کے مریدوں نے کہا کہ آپ اگر نہیں جاتے تو ہمیں جانے کی اجازت دے دیں اس پر انہوں نے بعض مریدوں کو اس شرط سے قادیان آنے کی اجازت دی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں سونا پیش کریں گے چنانچہ وہ قادیان آئے مرزا امام دین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچازاد بھائی تھے وہ چوہڑوں کے پیر بنے ہوئے تھے اور اپنے آپ کو ان کے بزرگوں کا اوتار قرار دیتے اور کہتے کہ چوہڑوں کا لال بیگ میں ہوں انہوں نے جب دیکھا کہ ادنیٰ اقوام کے بعض لوگ آئے ہیں تو انہوں نے بُلایا اور ان کے آگے حُقّہ رکھ دیا اور پوچھا کہ تم یہاں کیا لینے آئے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم حضرت مرزا صاحب کو ملنے کے لئے آئے ہیں اس پر مرزا امام دین صاحب نے کہا چوہڑوں کا لال بیگ تو میں ہوں تم مرزا غلام احمد کے پاس کیوں چلے گئے وہ تو ٹھگ ہے اور اس نے یونہی دکان بنائی ہوئی ہے تمہیں وہاں سے کیا ملا ہے وہ لوگ اَن پڑھ تھے لیکن تھے حاضر جواب۔ انہوں نے جواب دیا مرزا صاحب ہم ادنیٰ اقوام سے تعلق رکھتے تھے مرزا غلام احمد صاحب پر ایمان لائے تو لوگ ہمیں مرزائی مرزائی کہنے لگ گئے آپ مغل تھے اور ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انکار کی وجہ سے آپ چوہڑے کہلانے لگ گئے۔ اس پر وہ گھبرا کر خاموش ہو گئے۔

غرض غیر تو غیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے قریبی رشتہ دار بھی یہ سمجھتے تھے کہ سلسلہ احمدیہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ یہ محض دکانداری ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو بڑھایا اور دنیا کے کونہ کونہ میں اس کے پودے لگا دیئے۔

مَیں نے بتایا ہے کہ مرزا امام دین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سخت مخالف تھے لیکن جیسے اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کے ہاں عکرمہؓ جیسا بزرگ بیٹا پیدا کر دیا تھا، اسی طرح مرزا امام دین صاحب کی لڑکی خورشید بیگم جو ہمارے بڑے بھائی مرزا سلطان احمد صاحب سے بیاہی ہوئی تھیں، بڑی نیک اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ احمدیہ کی سچی عاشق تھیں انہوں نے اپنی وفات تک ایسا اخلاص دکھایا کہ حیرت آتی ہے۔

مرزا امام دین صاحب کی مخالفت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن جب آپ پر اعتراض کرتے تو آپ فرماتے یہی اعتراض آج سے 1300 سال پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر آپ کے مخالفین نے کئے تھے۔ جب وہ باتیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے قابلِ اعتراض نہ تھیں بلکہ آپ کی صداقت کی دلیل تھیں تو وہ میرے لئے کیوں قابلِ اعتراض بن گئی ہیں۔ پس جو جواب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن کا دیا وہی جواب میں تمہیں دیتا ہوں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جواب میں یہ طریق اختیار فرماتے اور لوگوں پر اِس طریق سے حُجّت قائم کرتے تو مخالفین شور مچاتے کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برابری کرتا ہے حالانکہ یہ صاف بات ہے کہ جو اعتراض ابوجہل کرتا تھا جو شخص ان اعتراضوں کو دُہراتا ہے وہ مثیلِ ابوجہل ہے اور جس شخص پر وہ اعتراض کئے جاتے ہیں وہ مثیلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ پس ہر زمانہ میں مؤمنوں اور کافروں کی پہلے مؤمنوں اور کافروں سے مشابہت ہوتی چلی آئی ہے لیکن دنیا ہمیشہ اِس بات کو بھول جاتی ہے اور جب کبھی نیا دَور آتا ہے تو نئے سرے سے لوگوں کو یہ سبق دینا پڑتا ہے اور اِس اصول کو دنیا کے سامنے دُہرانا پڑتا ہے اور خدا کی طرف سے آنے والا لوگوں کے اِس اصول کو بھول جانے کی وجہ سے لوگوں سے گالیاں سنتا ہے اور ذلتیں برداشت کرتا ہے۔ اس کے اپنے اور بیگانے، دوست اور دشمن سب مخالف ہو جاتے ہیں اور قریبی رشتہ دار سب سے بڑے دشمن بن جاتے ہیں۔

حدیثوں میں آتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار پاس کے مکانوں میں نئے آنے والوں کو روکنے کے لئے بیٹھے رہتے تھے اور جب کوئی شخص مسلمانوں کے پاس آتا تو وہ رستہ میں اُسے روک لیتے اور سمجھاتے کہ یہ شخص ہمارے رشتہ داروں میں سے ہے، ہم اس کے قریبی رشتہ دار ہونے کے باوجود اِس کو نہیں مانتے کیونکہ ہم لوگ جانتے ہیں کہ سوائے جھوٹ کے اور کوئی بات نہیں۔ ہم آپ لوگوں سے اِس کو زیادہ جانتے ہیں، ہم سے زیادہ آپ کو واقفیت نہیں ہو سکتی، ہم اِس کے ہر ایک راز سے واقف ہیں بہتر ہے کہ آپ یہیں سے واپس چلے جائیں اِسی میں آپ کا فائدہ ہے۔ یہی حال ہم نے اُن کا دیکھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رشتہ دار تھے۔ اُن کی باتوں کو سن کر جو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کیا کرتے اور ان کی حرکات کو دیکھ کر جو وہ باہر سے آنے والوں کو روکنے کے لئے کرتے انسان حیرت زدہ ہو جاتا ہے کہ ان کی باتوں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رشتہ داروں کی باتوں میں کس قدر مشابہت ہے۔

مرزا امام الدین سارا دن اپنے مکان کے سامنے بیٹھے رہتے۔ دن رات بھنگ گھٹا کرتی اور کچھ وظائف بھی ہوتے رہتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ کر انہوں نے پیری مریدی کا سلسلہ شروع کر لیا تھا۔ جب کوئی نیا احمدی باہر سے آتا یا کوئی ایسا آدمی جو احمدی تو نہ ہوتا لیکن تحقیق کے لئے قادیان آتا تو اُس کو بلا کر اپنے پاس بٹھا لیتے اور اُسے سمجھانا شروع کر دیتے۔ میاں! تم کہاں اِس کے دھوکے میں آ گئے یہ تو محض فریب اور دھوکا ہے اگر حق ہوتا تو ہم لوگ جو کہ بہت قریبی رشتہ دار ہیں کیوں پیچھے رہتے۔ ہمارا اور مرزا صاحب کا خون ایک ہے تم خود سوچو بھلا خون بھی کبھی دشمن ہو سکتا ہے؟ اگر ہم لوگ انکار کرتے ہیں تو اس کی وجہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ شخص صحیح راستے سے لوگوں کو پھیرنے والا ہے اور اس نے لوگوں سے پیسے بٹورنے کے لئے یہ دکان کھول رکھی ہے۔ اب حیرت آتی ہے کہ کونسا ابوجہل آیا جس نے مرزا امام الدین کو یہ باتیں سکھائیں کہ تم باہر سے آنے والوں کو اس طریق سے روکا کرو یہ نسخہ میرا آزمایا ہوا ہے۔ یا پھر یہ ماننا پڑتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہی باتیں مسمریزم کے ذریعہ مرزا امام الدین سے کہلوا لیں، دونوں میں سے ایک بات ضرور صحیح ہوگی۔

لدھیانہ کے ایک دوست نور محمد نامی نو مُسلم تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بہت محبت و اخلاص رکھتے۔ اُنہوں نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ بھی کیا تھا وہ کہا کرتے تھے کہ بیٹا جب باپ کے پاس جائے تو اسے کچھ نہ کچھ نذر ضرور پیش کرنی چاہئے۔ اُن کا مطلب یہ تھا کہ میں مصلح موعود ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیٹا ہوں اور چونکہ وہ اپنے آپ کو خاص بیٹا سمجھتے تھے انہوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ کم سے کم ایک لاکھ روپیہ تو انہیں ضرور پیش کرنا چاہئے۔ کہتے ہیں ابھی انہوں نے چالیس پچاس ہزار روپیہ ہی جمع کیا تھا کہ وہ فوت ہو گئے اور نہ معلوم روپیہ کون کھا گیا۔ انہوں نے بہت سے چوہڑے مسلمان کئے اور ان سے کہا کرتے تھے کہ کچھ روپیہ جمع کرو پھر تمہیں دادا پیر کے پاس ملاقات کے لئے لے چلوں گا۔ کچھ عرصہ کے بعد ان نومسلموں نے کہا کہ پتہ نہیں کہ آپ کب جائیں گے آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم قادیان ہو آئیں۔ اِس پر اُنہوں نے اِن نو مُسلموں کو قادیان آنے کی اجازت دے دی۔ وہ قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سیر کے لئے نکلے تو وہ باہر کھڑے ہوئے تھے۔ غالباً وہ ۹ آدمی تھے اُن میں سے ہر ایک نے ایک ایک اشرفی پیش کی کیونکہ اُن کے پیر نے کہا تھا کہ تم دادا پیر کے پاس جا رہے ہو میں تمہیں اِس شرط پر جانے کی اجازت دیتا ہوں کہ تم دادا پیر کے سامنے سونا پیش کرو۔ چنانچہ انہوں نے ذکر کیا کہ ہمارے پیر نے ہمیں اِس شرط پر آنے کی اجازت دی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک آدمی آپ کی خدمت میں سونا پیش کرے۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وہ سیر کو چلے گئے۔ جب سیر سے واپس آئے تو چونکہ اُن کو حُقّہ پینے کی عادت تھی اِس لئے وہ حقہ پینے کے لئے مرزا امام الدین کے پاس چلے گئے۔ وہ حقہ پینے کے لئے بیٹھے ہی تھے کہ مرزا امام الدین نے کہنا شروع کیا۔ انسان کو کام وہ کرنا چاہئے جس سے اُسے کوئی فائدہ ہو تم جو اِتنی دُور سے پیدل سفر کر کے آئے ہو (کیونکہ اُن کے پیر کا حکم تھا کہ تم چونکہ دادا پیر کے پاس جا رہے ہو اِس لئے پیدل جانا ہوگا) بتاؤ تمہیں یہاں آنے سے کیا فائدہ ہوا؟ ایمان انسان کو عقل بھی دے دیتا ہے بلکہ عقل کو تیز کر دیتا ہے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اُن میں سے ایک نو مُسلم کہنے لگا کہ ہم پڑھے لکھے تو ہیں نہیں اور نہ ہی کوئی علمی جواب جانتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ آپ کو بھلے مانس مرید ملے نہیں اِس لئے آپ چوہڑوں کے پیر بن گئے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ ہمیں کیا ملا؟ آپ مرزا صاحب کی مخالفت کر کے مرزا سے چوہڑے بن گئے اور ہم مرزا صاحب کو مان کر چوہڑوں سے مرزا ہو گئے۔ لوگ ہمیں مرزائی، مرزائی کہتے ہیں یہ کتنا بڑا فائدہ ہے جو ہمیں حاصل ہوا۔ اب دیکھو یہ کیسی مشابہت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رشتہ داروں کی باتوں میں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رشتہ داروں کی باتوں میں۔

(تذکار مہدی صفحہ 66 تا 70، ایڈیشن 2020، یوکے)

✡✡✡✡

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

عجب ناداں ہے وہ مغرور و گمراہ ✡ کہ اپنے نفس کو چھوڑا ہے بے راہ
بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے ✡ مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 01

دکھایا کہ حمص جو عیسائیوں کا ایک مرکزی شہر تھا اُس پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا اور انہوں نے لاکھوں روپیہ عیسائیوں سے ٹیکس کے طور پر وصول کرلیا لیکن جب انہیں جنگی مصلحتوں کے ماتحت اس شہر کو خالی کرنا پڑا تو انہوں نے وہاں کے ذمہ دار افراد کو بلایا اور اُن کا سارا روپیہ اُن کو واپس کردیا اور کہا ہم نے تم سے یہ ٹیکس اس لئے لیا تھا کہ ہم تمھارے جان و مال کی حفاظت کریں گے۔ مگر اب چونکہ حالات مخدوش ہورہے ہیں اور ہم اس شہر کو چھوڑ رہے ہیں اس لئے ہم دیانت و امانت کے اصول کے خلاف یہ بات سمجھتے ہیں کہ تمہارا روپیہ اپنے پاس رکھیں۔ چنانچہ لاکھوں روپیہ ان کو واپس کردیا گیا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ اس واقعہ نے عیسائیوں کے قلوب پر ایسا گہرا اثر چھوڑا کہ جب مسلمانوں کا لشکر شہر سے نکلا تو وہ ساتھ ساتھ الوداع کہنے کیلئے چل پڑے۔ اُن کی آنکھوں سے آنسو بہتے جاتے تھے اور وہ کہتے جاتے تھے کہ خدا تمہیں پھر دوبارہ واپس لائے کہ ہم نے تمہارے جیسے نیک حاکم آج تک نہیں دیکھے۔ اسی طرح اسلام نے حکومت کو بھی امانت قرار دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ جب یہ امانت تمہارے سپرد ہو تو تم اس میں کبھی خیانت نہ کرو اور ہمیشہ حکومت کی باگ ڈور ایسے لوگوں کے ہاتھ میں دو جو حکومتی ذمہ داریوں کو پوری دیانت کے ساتھ ادا کرنے والے ہوں اور تاریخ بتاتی ہے کہ مسلمانوں نے اس حکم پر بھی انتہائی سختی کے ساتھ عمل کیا ہے۔

گبن یورپ کا ایک مشہور عیسائی مؤرخ ہے، اُس نے روم کے حالات کے متعلق ایک تاریخی کتاب لکھی ہے۔ وہ اس کتاب میں ملک شاہ کے متعلق جو الپ ارسلان کا بیٹا تھا بیان کرتا ہے کہ ابھی چھوٹی عمر کا تھا کہ اُس کا والد فوت ہوگیا۔ اُس کے مرنے کے بعد ملک شاہ کے ایک چچا، ایک چچازاد بھائی اور ایک سگے بھائی نے بالمقابل بادشاہت کا دعویٰ کر دیا اور آپس میں خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ نظام الدین طوسی ملک شاہ کے وزیر اعظم تھے اور چونکہ وہ شیعہ تھے انہوں نے ملک شاہ سے درخواست کی کہ آپ میرے ساتھ امام موسیٰ رضا کے مزار پر دُعا کیلئے تشریف لے چلیں تا کہ اللہ تعالیٰ اس جنگ میں آپ کو کامیاب فرمائے۔ ملک شاہ چل پڑا اور اُس نے وہاں دُعا کی جب دعا سے فارغ ہوئے تو ملک شاہ نے نظام الملک طوسیٰ سے پوچھا کہ بتایئے آپ نے کیا دعا کی ہے اُس نے کہا میں نے تو یہ دُعا کی ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو فتح بخشے۔ ملک شاہ نے کہا لیکن میں نے تو یہ دُعا نہیں کی۔ میں نے تو یہ دعا کی ہے کہ اے میرے رب! اگر میرا بھائی مسلمانوں پر حکومت کرنے کا مجھ سے زیادہ اہل ہے تو تُو اُسے کامیابی بخش اور میری جان اور میرا تاج مجھ سے واپس لے لے۔ اگر میں اس امانت کو زیادہ عمدگی سے ادا کرنے کے قابل ہوں تو پھر تُو مجھے کامیابی عطا فرما۔ گبن ایک نہایت ہی متعصب عیسائی مؤرخ ہے مگر اس واقعہ کے سلسلہ میں وہ بے اختیار لکھتا ہے کہ اس مسلمان نوجوان شہزادہ کے اس قول سے زیادہ پاکیزہ اور وسیع نظریہ تاریخ کے صفحات میں تلاش کرنا ناممکن ہے اور عیسائیت کے بوڑھے بوڑھے بادشاہ بھی ایسے اخلاق کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ یہ رُوح جو مسلمانوں کے اندر پیدا ہوئی اسی بات کا نتیجہ تھی کہ اسلام نے ان کے دماغوں میں بڑی سختی کے ساتھ یہ بات مرکوز کر دی تھی کہ حکومت بھی ایک امانت ہے اور تمہارا کام یہ ہے کہ تم کبھی کسی امانت میں خیانت نہ کرو۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 131 تا 133، مطبوعہ قادیان 2010)

❁❁❁

یاد رکھیں کہ بیعت کرنا صرف ایک رسمی عمل نہیں ہے بلکہ یہ آپ کی زندگیوں کو بدلنے کا ایک پختہ عہد ہے
لہٰذا اپنی زندگیوں کے ہر پہلو میں سچائی، ایمانداری اور دیانت داری کے بلند ترین معیار کو برقرار رکھنا
جماعت کے ہر ناصر کی ذمہ داری ہے اس لئے اپنے آپ کو بدکاری کی ہر قسم کی کشش اور تمام برائیوں سے بچائیں

پنجوقتہ نمازوں کی اہمیت کو کبھی نظر انداز نہ کریں، اپنی روزمرہ کی زندگیوں میں پنجوقتہ نمازوں کو قائم کرنے کی کوشش کریں
اور استغفار کی عادت کو مستقل طور پر اپنائیں کیونکہ یہ آپ کے دلوں کو پاک کرے گا اور آپ کے عزم کو مضبوط کرے گا
حقیقی توبہ کا تقاضا یہ ہے کہ نہ صرف ماضی کے گناہوں کی معافی طلب کی جائے بلکہ مستقبل کی غلطیوں سے بھی اپنے آپ کو محفوظ رکھا جائے

آپ اپنے ایمان پر ثابت قدم رہیں اور اللہ کی رضا کو تمام دنیاوی مسائل پر ترجیح دیں
غیر اسلامی رسومات اور نقصان دہ بدعات کو ردّ کریں، قرآن کریم کی راہنمائی اور نبی کریم ﷺ کی سنت پر مضبوطی سے عمل کریں

سب سے بڑھ کر خلافت احمدیہ سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں
آزمائشوں اور مصائب کے اس دور میں یہ آپ کی نجات کا ذریعہ ہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مجلس انصار اللہ لائبیریا کے نیشنل اجتماع 2024ء کے موقعہ پر بصیرت افروز پیغام کا اردو مفہوم

پیارے ممبران مجلس انصار اللہ لائبیریا،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے سالانہ نیشنل اجتماع کے اس بابرکت موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ایک احمدی مسلمان اور خصوصاً مجلس انصار اللہ کے ممبران کے طور پر آپ پر ایک بھاری ذمہ داری ہے۔ ایک ایسی ذمہ داری جسے ہر ناصر کو نہ صرف ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے بلکہ دوسروں کو تلقین بھی کرنی چاہئے اور اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں ایمان، دیانت اور ہمدردی کی عمدہ مثال بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کے مشن کی بیعت ایک ایسا عہد ہے جو پاکیزگی، تقویٰ اور انسانیت کی خدمت کی زندگی گزارنے کا تقاضا کرتا ہے۔

یاد رکھیں کہ بیعت کرنا صرف ایک رسمی عمل نہیں ہے بلکہ یہ آپ کی زندگیوں کو بدلنے کا ایک پختہ عہد ہے۔ لہٰذا اپنی زندگیوں کے ہر پہلو میں سچائی، ایمانداری اور دیانت داری کے بلند ترین معیار کو برقرار رکھنا جماعت کے ہر ناصر کی ذمہ داری ہے۔ اس لئے اپنے آپ کو بدکاری کی ہر قسم کی کشش اور تمام برائیوں سے بچائیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے پنجوقتہ نمازوں کی اہمیت کو کبھی نظر انداز نہ کریں۔ اپنی روزمرہ کی زندگیوں میں پنجوقتہ نمازوں کو قائم کرنے کی کوشش کریں اور استغفار کی عادت کو مستقل طور پر اپنائیں کیونکہ یہ آپ کے دلوں کو پاک کرے گا اور آپ کے عزم کو مضبوط کرے گا۔ حقیقی توبہ کا تقاضا یہ ہے کہ نہ صرف ماضی کے گناہوں کی معافی طلب کی جائے بلکہ مستقبل کی غلطیوں سے بھی اپنے آپ کو محفوظ رکھا جائے۔

آج کل کے بگڑتے ہوئے حالات میں یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے ایمان پر ثابت قدم رہیں اور اللہ کی رضا کو تمام دنیاوی مسائل پر ترجیح دیں۔ غیر اسلامی رسومات اور نقصان دہ بدعات کو ردّ کریں۔ قرآن کریم کی راہنمائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر مضبوطی سے عمل کریں۔ عاجزی اور انکساری کو اپنائیں اور تکبر کے زہر کو رد کریں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ان الفاظ کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ ”زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے“۔

سب سے بڑھ کر خلافت احمدیہ سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں۔ آزمائشوں اور مصائب کے اس دور میں یہ آپ کی نجات کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جماعت اور مجلس انصار اللہ کے حقیقی نمائندے بننے کے ساتھ ساتھ لائبیریا میں اسلام احمدیت کے روشن علمبردار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ یہ اجتماع آپ کے لئے، آپ کے اہل خانہ کے لئے اور پوری جماعت کے لئے رحمتوں کا باعث بنے۔ آمین۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 04 جنوری 2025ء)

❁❁❁❁

سالانہ اجتماعات
ذیلی تنظیمات 2025ء

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال تینوں ذیلی تنظیمات مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مجلس انصار اللہ بھارت اور لجنہ اماء اللہ بھارت کے قادیان دارالامان میں سالانہ مرکزی اجتماعات کے لئے مورخہ 24، 25، 26 اکتوبر 2025ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہِ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شمولیت کی ہرممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہم احمدیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیتِ نبوت پر اُس سے زیادہ اور کئی گُنا بڑھ کر یقین ہے اور اس کا فہم و ادراک ہے جتنا کسی بھی دوسرے مسلمان کو آپؐ کے خاتم النبیین ہونے کی حقیقت کا ادراک اور یقین ہے

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2011)

طالبِ دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کردیا ہے کہ وہ دنیا پر مقامِ ختم نبوّت اب جماعت احمدیہ کے ذریعہ واضح کرے، اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر کردیا ہے کہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اب جماعت احمدیہ کے ذریعے دنیا پر لہرائے

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2011)

طالبِ دعا: SK Ghulam Mashi/Jaibun Nisha and with family

ہم بصیرت تام سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختم نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا بجز ان لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیراب ہوں

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 21/مارچ 2025 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: 23 مارچ جماعت احمدیہ میں کس نام سے جانا جاتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ کی تاریخ میں 23 مارچ کا دن بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ 23 مارچ 1889ء کو جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت کے آغاز سے جماعت کی بنیاد ڈالی تھی۔

سوال: اگر اسلام کی مخالفت نہ ہوتی تو کس کے آنے کی ضرورت نہیں ہوتی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اگر اسلام کی مخالفت نہ ہوتی تو پھر مسیح موعود کو آنے کی ضرورت نہیں تھی لیکن یہ تو ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج سے ایک سو چھتیس سال پہلے جب آپ نے دعویٰ کیا اس وقت سے لے کر آج تک اس میں اضافہ ہی ہوتا چلا جا رہا ہے۔

سوال: جماعت احمدیہ پر جو الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے اسکے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوت یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے اور ان کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔ وہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء کی ختم نبوت میں ہے، سمجھتے ہی نہیں ہیں……ہم بصیرت تام سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختم نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا بجز ان لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیراب ہوں۔

سوال: جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت لی اس وقت اسلام کی کیا حالت تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت لی اس وقت اسلام کی جو حالت تھی اس پر آپ کا دل خون کے آنسو روتا تھا۔ بڑا درد تھا آپ کے دل میں۔ اسلام پر تابڑ توڑ حملے غیر مذاہب کی طرف سے ہو رہے تھے خاص طور پر عیسائیت کی طرف سے لیکن ان کا کوئی جواب دینے والا نہیں تھا۔ مسلمان علماء بھی اس وقت سہمے رہتے تھے بلکہ یہ حالت ہو گئی تھی کہ بہت سے مسلمان اسلام چھوڑ کر لاکھوں کی تعداد میں عیسائیت کی گود میں گر رہے تھے۔ اس وقت جب مسلمانوں کی یہ حالت تھی اور اسلام پر اس طرح حملے ہو رہے تھے تو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی تھے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑے ہوئے اور اسلام کے دفاع کے لیے ایک جری اللہ کی حیثیت سے اپنا کردار ادا کیا۔

سوال: کسوف و خسوف کے متعلق آنحضرت ﷺ نے کیا پیشگوئی بیان فرمائی تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آسمانی نشانوں میں ایک نشان کسوف و خسوف کا آسمانی نشان تھا جس کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ میرے مہدی کی آمد کا خاص نشان ہے جو رمضان کے مہینے میں مقررہ تاریخوں پر لگنا تھا۔

سوال: آنحضرت ﷺ کے عشق کا حال جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں تھا اس کے متعلق آپؑ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ﷺ ہے۔ (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیرِ قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لیے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار اِفاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اِس کو دی گئی ہے۔

سوال: کس نازک دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: توحید حقیقی اور نبی کریم ﷺ کی عفت، عزت اور حقانیت اور کتاب اللہ کے منجانب اللہ ہونے پر ظلم اور زور کی راہ سے حملے کیے گئے ہیں تو کیا خدا تعالیٰ کی غیرت کا تقاضا نہیں ہونا چاہیے کہ اس کاسرالصلیب کو نازل کرے؟ کیا خدا تعالیٰ اپنے وعدہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ کو بھول گیا؟ یقیناً یاد رکھو کہ خدا کے وعدے سچے ہیں۔ اس نے اپنے وعدہ کے موافق دنیا میں ایک نذیر بھیجا ہے۔ دنیا نے اس کو قبول نہ کیا مگر خدا تعالیٰ اس کو ضرور قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرے گا۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مسیح موعود ہو کر آیا ہوں چاہو تو قبول کرو چاہو تو رد کرو مگر تمہارے رد کرنے سے کچھ نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے جو ارادہ فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے براہین میں فرما دیا ہے صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ وَکَانَ وَعۡدًا مَّفۡعُوۡلًا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کے مقام کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یاد رکھو کہ کتاب مجید کے بھیجنے اور آنحضرت ﷺ کی بعثت سے اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا ہے کہ تا دنیا پر عظیم الشان رحمت کا نمونہ دکھاوے جیسے فرمایا۔ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ اور ایسا ہی قرآن مجید کے بھیجنے کی غرض بتائی کہ ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ یہ ایسی عظیم الشان اغراض ہیں کہ ان کی نظیر نہیں پائی جا سکتی۔

سوال: حضور انور نے پاکستان کے احمدیوں اور فلسطینی مسلمانوں کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پاکستان کے احمدیوں کے حالات میں آسانیاں پیدا فرمائے۔ آجکل مخالفین پورا زور لگا رہے ہیں۔ ہر طرح تکلیفیں پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کبھی مسجد کے مناروں کے نام پہ، کبھی محرابوں کے نام پہ، کبھی نماز پڑھنے کی وجہ سے جو بھی بہانہ حیلہ ان کو ملتا ہے اس سے ان کا مقصد یہی ہے کہ احمدیوں کو نقصان پہنچایا جائے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی حفاظت کرے۔ اسی طرح فلسطینی مسلمان جو ہیں ان پر دوبارہ ظلم کا ایک نیا دور شروع ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس ظلم سے محفوظ رکھے۔ ان پر رحم فرمائے۔

❁ ❁ ❁

ربّ العالمین صرف مشکل سے ہی نہیں نکال رہا بلکہ احسان یہ ہے کہ اسکے ساتھ انعامات کی بارش بھی ہو رہی ہے صرف تکلیف دُور کرنے کا احسان نہیں ہے بلکہ انعامات سے نوازنے کا احسان بھی ہے اگر دل مردہ نہ ہو جائیں اور احساس مر نہ جائیں تو انسان اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور ربوبیت کا کبھی شمار نہیں کر سکتا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 24/نومبر 2006 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صفت ربّ العالمین کی کیا وضاحت فرمائی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ربّ العالمین کی صفت کی جو وضاحت فرمائی تھی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس میں تمام صفات جمع ہیں، وہ بھی جن کا ہمیں علم ہے اور وہ بھی جن کا ہمیں علم نہیں اور یہ تمام صفات انتہائی نقطۂ کمال تک پہنچی ہوئی ہیں۔ وہ ہر نقص سے پاک ہے اور حسن و احسان کے اعلیٰ نقطے پر پہنچا ہوا ہے جو اس کی صفات سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ حُسن اور احسان خوبصورتی کے اُس اعلیٰ نقطہ تک پہنچا ہوا ہے کہ جس کا انسان احاطہ نہیں کر سکتا۔ ربّ العالمین کے بندے پر جو انعامات اور فضل ہیں یہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کی دین ہیں نہ کہ بندے کا کمال، یہ ایک ایسا احسان ہے جس کا مقابلہ تو کیا احاطہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔

سوال: احسان کی صفت کس کے اظہار سے ظاہر ہوتی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: احسان کی یہ صفت ربّ العالمین کے اظہار سے ظاہر فرمائی ہے۔

سوال: صفتِ ربوبیت سے کون فائدہ اٹھا رہا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: صفتِ ربوبیت سے اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق جو اس کائنات میں موجود ہے، جسے ہم جانتے ہیں یا نہیں جانتے، جو سائنس دانوں کے علم میں آئی ہے یا نہیں آئی، یہ سب فائدہ اٹھا رہی ہے۔

سوال: ربّ العالمین ہمیں کن چیزوں سے بچاتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ربّ العالمین صرف مشکل سے ہی نہیں نکال رہا بلکہ احسان یہ ہے کہ اسکے ساتھ انعامات کی بارش بھی ہو رہی ہے۔ صرف تکلیف دُور کرنے کا احسان نہیں ہے بلکہ انعامات سے نوازنے کا احسان بھی ہے۔ اگر دل مردہ نہ ہو جائیں اور احساس مر نہ جائیں تو انسان اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور ربوبیت کا کبھی شمار نہیں کر سکتا۔

سوال: احسان کا سلوک کس بات کا تقاضا کرتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: احسان کا جو سلوک ہے، یہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے اور ایک مومن بندے کی اس طرف توجہ ہونی چاہئے کہ وہ اس ذات کی طرف کھنچے اور متوجہ ہو جس کے انعاموں اور احسانوں کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کی وجہ سے اس کے ایسے عبادت گزار بنیں اور اس کی ایسی عبادت کریں جو روح کے جوش سے ہو رہی ہو ایسی عبادت ہو جس میں ایک کشش ہو، صرف خانہ پُری والی عبادت نہ ہو۔ پس یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے شکرانے کا اظہار جو ایک مومن بندے کی طرف سے ہونا چاہئے۔

سوال: اللہ تعالیٰ ربّ العالمین کیوں ہے اس کی تفسیر میں علاّمہ رازی نے کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: علاّمہ رازی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ربّ العالمین ہے اس وجہ سے کہ وہی ہے جو ہر چیز کو جب تک وہ برقرار اور باقی ہے، بقا عطا کر رہا ہے۔ یعنی وہی قائم رکھتا ہے، وہی سہارا دیتا ہے، صحیح

راستے پر ڈالتا ہے، کسی بھی چیز کی بقا کے لئے جو کچھ ضروری ہے وہ مہیا فرما رہا ہے۔

سوال: مربی کے کیا معنی ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: پھر وہ لکھتے ہیں کہ مُرَبّی یعنی پرورش اور تربیت کرنے والے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ایک وہ جو اس غرض سے پرورش اور تربیت کرتے ہیں تا وہ مُرَبّی خود اس سے فائدہ اٹھائے۔یعنی تربیت کرنے والا خود اُس سے فائدہ اٹھائے جس کی وہ تربیت کر رہا ہے۔دوسرے وہ جو اس غرض سے پرورش کرتے ہیں تا وہ شخص جس کی پرورش کی جا رہی ہے وہ فائدہ حاصل کر سکے (ذاتی فائدہ نہ ہو بلکہ دوسرے کے فائدہ کے لئے) تو کہتے ہیں کہ مخلوقات میں سے سب کی تربیت و پرورش پہلی قسم کی ذیل میں آتی ہے کہ انسان اگر کسی کی پرورش کر رہا ہے تو اسلئے کر رہا ہے تا کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائے۔

سوال: خدا تعالیٰ کا فیض تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر کیوں محیط ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقع نہ ملے اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا۔ یا فلاں قوم کو اس کی طرف سے کتاب ملی تا وہ اس سے ہدایت پاویں مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلاں زمانہ میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا مگر ہمارے زمانہ میں مخفی رہا۔ پس اس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب ٹھیرایا۔

سوال: اللہ تعالیٰ نیک کام کرنے پر کس طرح نوازتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو پاک کمائی میں سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ کرے اور پاکیزہ چیز ہی اللہ کی طرف جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دائیں ہاتھ سے قبول فرماتا ہے پھر اسے بڑھاتا جاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے (گھوڑے کے بچے) کی پرورش کرتا ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد کر کے ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہم پر اتنے احسانات ہیں جن کو تم گن نہیں سکتے۔ہمیں شکر گزار بندے بنتے ہوئے، اس کے آگے جھکتے ہوئے اسی کی عبادت کرنی ہے۔اس سے مانگنے کے لئے کسی اور ربّ کی تلاش نہ کرو۔ شیطان کے بہکاوے میں آ کر اپنے ربّ کے حکموں کی نافرمانی نہ کرو۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ وہی ایک معبود ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ورنہ تم اگر کسی اور کو معبود سمجھ رہے ہو تو پھر بھٹکتے پھرو گے۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے ہماری بقا کے لئے کیا سامان مہیا کئے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: زمین و آسمان کی بے شمار مخلوق تمہاری خدمت کے لئے لگائی۔ تمہیں خوبصورت شکل عطا کی، تمہیں رزق بخشا۔ یہ سب چیزیں، یہ سب باتیں تمہیں اس طرف توجہ دلاتی رہیں کہ تمہارا ایک ربّ ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے، اس کے آگے جھکے رہو گے تو انعامات میں مزید اضافہ ہوتا رہے گا۔ شکر گزار بندے بنو گے تو اور اضافہ ہو گا، اَور ملے گا، تمہاری جسمانی اور روحانی ضرورتیں پوری ہوتی رہیں گی۔

سوال: کس خدا پر ایمان لانا ہر ایک بندے پر فرض ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ ربّ العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا ربّ ہے اور تمام مکانوں کا ربّ ہے۔

✡✡✡✡

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم شکیل احمد صاحب بیمار ہیں۔ نیز خاکسار کے دوست مکرم حافظ تاجر حسن صاحب سہارنپوری گردے کی تکلیف میں مبتلاء ہیں، ڈائلاسس پر ہیں مکمل شفایابی کیلئے، فاضل احمد صاحب ابن مکرم جلیل احمد جماعت احمدیہ کرولائی نے سب انسپکٹر کا امتحان دیا ہے کامیابی کیلئے، خاکسار کے بہن و بھائیوں اور اہلیہ محترمہ کی صحت و سلامتی کیلئے، خاکسار کو سانس کی تکلیف ہے شفایابی کیلئے تمام احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(عزیز احمد آف بیجو پورہ سہارنپوری مبلغ سلسلہ)

A. SAMSUL ALAM
A. ABDUL RAHIM

Dealers of Natural Precious & Semi-Precious Gemstones

TOONICE
DEALERS OF PRECIOUS & SEMI-PRECIOUS GEMSTONES
No. 100/59-A, 1st Floor, South Thaikkat Street Melapalayam, Tirunelveli-627005 Tamil Nadu, India
+91 9659389953 toonicegems@gmail.com

Al-Nida GEMS
No. 1/B3, 1st Floor Village Road Balaji Nagar Extension Puzhuthivakkam, Chennai-600091 Tamil Nadu, India
+91 9042150339 alnidagems@gmail.com

HGEMS
HANIYAHANA GEMS CO., LTD.
No. 191/16, Soi Puttha Osot Siphraya, Bangrak Bangkok - 10500 Thailand
+66 638751327 gemscertify22@gmail.com

طالب دعا : اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلاپالم، صوبہ تامل ناڈو)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16/ فروری 2025ء بروز اتوار 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

(نماز جنازہ حاضر)

(1) مکرمہ بلقیس اختر صاحبہ
اہلیہ مکرم چودھری لطیف احمد صاحب مرحوم
(آف دار النصر شرقی ربوہ۔ حال یول یوکے)

12/ فروری 2025ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب رضی اللہ عنہ (آف چک 6 ساہیوال) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ مرحومہ 1990ء میں جرمنی اور پھر دس سال بعد یوکے آئیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، ملنسار، خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی نیک، دیندار اور بزرگ خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 4 بیٹیاں اور 6 بیٹے اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم لئیق احمد صاحب (نائب سیکرٹری ضیافت یوکے) کی والدہ اور مکرم حفیظ احمد صاحب (مربی سلسلہ شعبہ تربیت یوکے) کی دادی تھیں۔

(2) مکرم سید خرم کامران صاحب
ابن مکرم سید رشید احمد انیس صاحب
(آف دار التجدید لاہور۔ حال مرٹن پارک۔ یوکے)

12/ فروری 2025ء کو 49 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم 17 سال تک Dialysis پر رہے۔ مرحوم کے دادا مکرم سید محمد سعید سلیم صاحب کو یہ سعادت حاصل تھی کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ اکثر اوقات ان کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ، دو بچے، ایک بھائی اور ایک بہن شامل ہیں۔

(نماز جنازہ غائب)

(1) مکرم محمد ارشد قمر صاحب
ابن مکرم حافظ محمد عبد اللہ صاحب
(کینیڈا)

6/ جنوری 2025ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد مکرم حافظ محمد عبد اللہ صاحب (بچیکی ضلع شیخوپورہ) کے ذریعہ 1918ء میں ہوا۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند، دعا گو، مالی قربانی میں پیش پیش، ہر کسی کے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ پیش آنے والے ایک ہردلعزیز، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے سچے عاشق تھے۔ آپ نے لمبا عرصہ لاہور کے حلقہ دار الذکر میں خدمت کے علاوہ مسی ساگا کینیڈا میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم کامران ارشد صاحب (شہید آف لاہور) کے والد تھے۔ مکرم مولانا عبد الرشید رازی صاحب (سابق مبلغ سلسلہ، گھانا تنزانیہ، فجی، آئیوری کوسٹ) آپ کے تایازاد بھائی اور بہنوئی تھے۔

(2) مکرمہ بشریٰ حفیظ صاحبہ
اہلیہ مکرم حفیظ الدین صاحب مرحوم
(سابق نائب امیر و سیکرٹری امور عامہ واسیر راہ مولیٰ ساہیوال)

14/ جنوری 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم (سابق مبلغ سلسلہ افریقہ، برطانیہ و امریکہ) کی بیٹی تھیں۔ آپ نے لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ ساہیوال خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، ملنسار، ہمدرد، شفیق اور مخلص خاتون تھیں۔ چندوں میں باقاعدہ اور ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

(3) مکرم الحاج محمد فیض اللہ صاحب
(بنگلہ دیش)

24/ جنوری 2025ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نہایت ہی مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ 1962ء میں خود احمدی ہونے کے بعد اپنے والد اور اہلیہ کو احمدیت کی دعوت دی۔ جس کے نتیجہ میں ان کے والد شیخ عبید اللہ صاحب اور ان کی اہلیہ دونوں احمدی ہو گئے۔ آپ پوسٹل سروس میں کلرک تھے جہاں نہایت دیانتداری اور لگن سے اپنا کام کیا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ لمبا عرصہ 1999ء سے 2022ء تک بنگلہ دیش جماعت کے سیکرٹری جائیداد کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ 2019ء سے 2022ء تک نائب نیشنل امیر بھی رہے۔ آپ کے دور میں خدا تعالیٰ کے فضل سے شعبہ جائیداد کے کاموں میں بہت تیزی آئی اور بہت ساری مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر مکمل ہوئی۔ نیز چھوٹے بڑے قطعاتِ زمین بھی حاصل کیے گئے۔ آپ نے اپنے ساتھ ساری فیملی کو ہمیشہ احمدیت اور نظامِ خلافت کے ساتھ مضبوطی سے جوڑے رکھا۔ آپ اپنے بھائیوں میں اکیلے احمدی تھے لیکن اپنے نیک نمونے سے غیر احمدی رشتہ داروں پر بہت اچھا اثر چھوڑ کر گئے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور 4 بیٹے شامل ہیں۔

(4) مکرم انعام الحق صاحب
معلم وقفِ جدید۔
بنگلہ دیش

3/ جنوری 2025ء کو 55 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ صحت کی خرابی کی وجہ سے چند سال قبل ریٹائر ہوئے تھے۔ مرحوم 1999ء میں کھلنا مسجد میں بم کے دھماکے میں دیگر احمدیوں کے ساتھ زخمی ہوئے اور اس آزمائش کی گھڑی کو نہایت صبر اور تحمل سے گزارا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں شامل ہیں۔

(5) مکرم جناب سکندر حیات صاحب
(آف بھیٹ خالی۔ بنگلہ دیش)

24/ جنوری 2025ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم سندربن علاقہ کے پہلے احمدی صوفی سقیم الدین صاحب کے بیٹے اور شہید کھلنا مکرم نور الدین صاحب کے والد تھے۔ مرحوم موصی تھے اور بڑے عاجز اور دعا گو وجود تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 3 بیٹے شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

✡✡✡✡

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر12316: میں Panna Bibi زوجہ مکرم انور حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 70 سال تاریخ بیعت 1979 ساکن: دکشن پارا، تالگرام، ضلع مرشدآباد صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 26 ستمبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 21 ڈسمل زمین جس کا P.N.4236 ہے اور کھتیان نمبر 6309 ہے۔ زیور طلائی: ہاتھ کا کنگن، کان کی بالیاں (تمام زیورات 5 گرام 22 کیریٹ) حق مہر -/1,000 روپے ادا شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : انور حسین الامۃ : پنابی بی گواہ : محمد سلیم

مسل نمبر12317: میں مفتاح الاسلام ولد مکرم اکرام الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش: 2 مئی 1987ء تاریخ بیعت 2005ء ساکن: حکم پور، مکتی نگر، ضلع مرشدآباد، صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ: 18 اکتوبر 2024ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ 3 کٹھہ زمین مکان سمیت جس کا R.S No 2454 ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ محمد علی العبد : مفتاح الاسلام گواہ : محمد اُسامہ

مسل نمبر12318: میں نصرۃٌ خاتون زوجہ مکرم منجارل میاں صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 5 اگست 2002ء پیدائشی احمدی ساکن: نروجپور رائے پور ضلع مرشدآباد صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 19 اکتوبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کی بالیاں، گلے کا ہار اور ہاتھ کے کڑے (تمام زیورات 40 گرام 22 کیریٹ) حق مہر -/9,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ محمد علی الامۃ : نصرۃٌ خاتون گواہ : محمد رستم احمدی

مسل نمبر12319: میں منل عودہ زوجہ مکرم طارق عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 2 نومبر 1969ء پیدائشی احمدی ساکن: کابیرین اسٹریٹ 66 حیفا اسرائیل بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 11 نومبر 2023ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر NIS-/10,000۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار NIS-/5,000 ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : راشد الامۃ : منل صلاح الدین گواہ : شمس الدین

مسل نمبر12320: میں Mai Odeh زوجہ مکرم جمال عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ baby sitter تاریخ پیدائش 19 نومبر 1976ء پیدائشی احمدی ساکن: المہدی 10 کبابیر حیفا اسرائیل بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد چین 12 گرام، 6 بریسلٹس، 5 عدد انگوٹھیاں (تمام زیورات 21 کیریٹ) حق مہر NIS-/25,000۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار NIS-/10,000 ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : راشد الامۃ : Mai Odeh گواہ : جمال عودہ

مسل نمبر12321: میں یاسین ولد مکرم ابراہیم سواسی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش: 24 مئی 2007ء پیدائشی احمدی ساکن: رنان 81 کبابیر حیفا اسرائیل بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 7 فروری 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 9000NIS ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : راشد العبد : یاسین گواہ : ابراہیم

مسل نمبر12322: میں Hanna زوجہ مکرم بلال عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن: 66 کابیرین اسٹریٹ اسرائیل بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 11 نومبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: بریسلٹ، دو عدد انگوٹھیاں (تمام زیورات 21 کیریٹ) ایک عدد انگوٹھی ایک عدد لیرا، دو جوڑی کان کی بالیاں (تمام زیورات 14 کیریٹ) حق مہر 20,000 یو.ایس .ڈی جو کہ 71,500 این .آئی .ایس کے برابر ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 4000 این.آئی.ایس ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : بلال عودہ الامۃ :Hanna گواہ : راشد فیض

مسل نمبر12323: میں غفران احمد Mestwihi زوجہ مکرم احمد شویلیا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹر تاریخ پیدائش 31 اکتوبر 1991ء تاریخ بیعت 2016ء ساکن: حیفا کابیرین اسرائیل بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 27 اکتوبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 10000 جے ڈی ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 اسرائیلی شیقل ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : راشد الامۃ : غفران گواہ : احمد

مسل نمبر12324: میں نورجان جمال عودہ زوجہ مکرم عماد الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش: 14 اگست 2003ء پیدائشی احمدی ساکن: رنان 60 کبابیر حیفا اسرائیل بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: دو عدد بریسلٹ، دو عدد انگوٹھیاں (تمام زیورات 16 گرام 21 کیریٹ) حق مہر 15000 NIS ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 3000NIS ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عماد الدین الامۃ : نورجان گواہ : راشد

مسل نمبر12325: میں امین موسیٰ ولد مکرم موسیٰ عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ وکیل تاریخ پیدائش 5 جنوری 1991ء پیدائشی احمدی ساکن: رنان اسٹریٹ حیفا اسرائیل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 دسمبر 2024ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک اپارٹمنٹ ہے جس کا رقبہ 112 میٹر کا ہے جس میں 3 روم، ایک سیلون، بالکونی اور کچن منسلک ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار NIS 15000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : راشد العبد : امین گواہ : شمس الدین

مسل نمبر12326: میں فریدہ سرور بنت مکرم سرور الدین شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش: 17 جنوری 2004ء پیدائشی احمدی ساکن: اتر درگہ پور جے نگر ضلع 24 پرگنہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ: 10 مارچ 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد

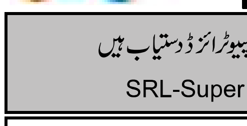

CHANDIGARH DIAGNOSTIC LABORATORY
Thane wala Chowk, Thikriwal Rd (Darul Salam Kothi Rd)
(Near Canara and Punjab & Sind Bank Qadian)

ہمارے یہاں ہر طرح کے جسمانی ٹیسٹ خون، پیشاب، بلغم، بایوپسی، وغیرہ کمپیوٹرائزڈ دستیاب ہیں
ہمارے ساتھی: SRL-Super Ranbaxy Lab,Thyrocare Mumbai

چوہدری محمد خضر باجوہ صاحب درویش قادیان لقمان احمد باجوہ صاحب
پروپرائٹر : عمران احمد باجوہ، رضوان احمد باجوہ فون نمبر: +91-85579-01648, +91-96465-61639

پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : آشفین شاہد   الامۃ : فریدہ سرور   گواہ : طاہرہ اقبال ملک

مسل نمبر 12327: میں امۃ الوکیل بنت مکرم عبد الرزاق صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 12 دسمبر 2007ء پیدائشی احمدی ساکن: تالبگان لین کولکتہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ: 10 مارچ 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : آشفین   الامۃ : امۃ الوکیل   گواہ : طاہرہ اقبال ملک

مسل نمبر 12328: میں شیخ عبد العظیم ولد مکرم شیخ عبد الشکور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 3 فروری 1960 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: ہاؤس نمبر 20/12 اوینیو کویت، مستقل پتہ: کرڈا پلی کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ: یکم اپریل 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ (1) اپارٹمنٹ: 9/501,90km گلکسی، ٹھاکر کمپلکس کاندیولی ممبئی۔ (2) بلڈنگ 61 فورتھ کراس 6th بلاک کورمنگل بنگلور (3) بینک بیلنس 3.2 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 3.1 لاکھ روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبد العلیم قریشی   العبد : شیخ عبد العظیم   گواہ : سمیر احمد

مسل نمبر 12329: میں ڈاکٹر توصیف راشد ولد مکرم عبد الراشد ڈار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 2 جولائی 1991ء پیدائشی احمدی ساکن: شورت کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 9 مارچ 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار ایک لاکھ روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عامر سلام   العبد : ڈاکٹر توصیف راشد   گواہ : محمد شبیر

مسل نمبر 12330: میں جگبیر ولد مکرم رمضان خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار تاریخ پیدائش 27 دسمبر 1994ء تاریخ بیعت 2004ء ساکن: گھرائے تحصیل ہانسی ضلع حصار صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24 مارچ 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار -/6,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : علی شیر   العبد : جگبیر   گواہ : طاہر احمد خان

مسل نمبر 12331: میں فواد احمد سفیر چکوری ولد مکرم نذیر احمد چکوری صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش: یکم جنوری 2007ء پیدائشی احمدی ساکن: ہاؤس نمبر 2995 کھڑے بازار بیلگاؤں صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد لاڑجی   العبد : فواد احمد سفیر چکوڑی   گواہ : عطاء القدوس

اذکروا موتاکم بالخیر

مکرم رشید احمد شرق صاحب مرحوم آف حیدر آباد کا ذکر خیر

محمد کلیم خان مبلغ انچارج مڈیکری کرناٹک

خاکسار کو حیدر آباد میں ایک لمبا عرصہ بطور مبلغ انچارج و امیر ضلع حیدر آباد خدمت کی توفیق ملی۔ خاکسار کے محترم رشید احمد شرق صاحب سے بہت قریبی تعلقات تھے۔ آپ ایک با اخلاق، خوش مزاج، بے انتہا مہمان نوازی کا وصف اپنے اندر رکھنے والے ایک مخلص احمدی تھے۔ مرکزی نمائندگان کے ساتھ ہمیشہ عزت و احترام کے ساتھ پیش آتے۔

آپ کی پیدائش 10 اپریل 1962 کو حیدر آباد میں ہوئی۔ آپ کے والد محترم غلام قادر شرق صاحب بنگلور کے رہنے والے تھے جنہیں 1907 میں بذریعہ خط حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ علمی ذوق رکھنے والے بزرگ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کا بے حد شوق تھا۔ جماعت احمدیہ بنگلور میں ایک لمبا عرصہ جنرل سکریٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

آپ کی والدہ محترمہ صوفیہ بیگم صاحبہ حیدر آباد کی ایک معزز اور مخلص احمدی خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ محترم رشید احمد شرق صاحب کے دو بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مخلص اور فعال احمدی ہیں۔ محترم رشید احمد شرق صاحب بہت دنوں سے عارضہ قلب کی تکلیف میں مبتلاء تھے۔ باوجود ناسازی طبیعت کے قادیان بغرض دعا تشریف لے جاتے اور دو تین ماہ قادیان میں گزارتے اور مقامات مقدسہ کی زیارت کرتے اور دعاؤں میں وقت گزارتے۔

جماعت احمدیہ حیدر آباد میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ خلافت کی دل و جان سے اطاعت کرتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات و خطبات پوری توجہ سے سنتے اور اہل خانہ کو بھی اس طرف توجہ دلایا کرتے۔ جماعتی جلسہ جب بھی ہوتا ہمیشہ قبل از وقت حاضر ہو جاتے اور آخر تک جلسہ کی کاروائی میں موجود رہتے اور بڑے غور سے تقاریر سنا کرتے۔

1991 میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر تشریف لائے تو آپ کو جلسہ سالانہ قادیان کے دوران ڈیوٹی دینے کی توفیق ملی۔ نیز دہلی میں جب حضور رحمہ اللہ تعالیٰ مقیم رہے تب دہلی میں بھی حیدر آباد کے خدام کے ساتھ آپکو ڈیوٹی دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حیدر آباد میں جن مبلغین کی تقرری ہوتی سبھی کے ساتھ بہت ہمدردانہ اور دوستانہ تعلقات رکھا کرتے اور ہمیشہ احترام سے پیش آتے۔

حیدر آباد میں ہر سال وسیع پیمانے پر ایک نمائش لگا کرتی ہے جس میں سارے ہندوستان سے کاروباری لوگ اپنے اپنے اسٹالز لگایا کرتے ہیں۔ اس نمائش میں آپ کے داماد مکرم مزمل احمد صاحب ضمیر بھی اپنا اسٹال لگاتے ہیں۔ اور پھولوں کی نمایش میں حصہ لیتے ہیں۔ آپ وہاں ہمیشہ موجود رہتے۔ اور حیدر آباد کی مساجد کے لیے پھولوں کے پودے مہیا کرتے اور ان کے رکھ رکھاؤ کے طریقے بھی بتاتے اور جماعت کے دوستوں کو بہت کم قیمت پر دیا کرتے تھے۔ میرا جب بھی وہاں جانا ہوتا آپ بہت خوش ہوتے اور اپنے جان پہچان کے دوستوں سے میرا تعارف کراتے اور بلا جھجک جماعت کے بارے میں بتاتے۔

آپ کی شادی محترم سیٹھ غفور احمد صاحب مرحوم کی صاحبزادی محترمہ امتہ المتین صاحبہ کے ساتھ ہوئی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے عزیز فرید شرق اور عزیز وحید شرق اور ایک بیٹی عزیزہ طلعت صدیقہ سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تینوں مخلص اور فدائی احمدی ہیں اور جماعت کے ہر پروگرام میں بھرپور شمولیت کرتے ہیں۔ انکے داماد مکرم مزمل احمد صاحب ضمیر بھی ایک مخلص احمدی ہیں۔

محترم رشید احمد صاحب مورخہ 11 فروری 2025 بروز منگل اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا تابوت قادیان لے جایا گیا جہاں محترم حافظ مخدوم شریف صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند نے آپکی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔ کثیر تعداد میں افراد جماعت نماز جنازہ اور تدفین میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination for
royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

JYOTI SAW MILL
SAWMILL
IDCO, Plot No.2, At-Ampore
P.O Kenduapada Dist - Bhadrak - 756112 (Odisha)
Mobile No. 9861330620 & 7008841940
طالب دعا : شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

SAFOORA COLLECTION CENTER
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
Partap Nagar Qadian Pin 143516
Dist: Gurdaspur Punjab
WE ACCEPT ONLINE ORDER ALSO
ALL KINDS OF LADIES GARMENTS AND KIDS PARTY WEAR & BURQA ALSO
INSTAGRAM
Shabana Omer : +91-8699710284 / Omer Farooque: +91-7347608447

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 74 Thursday 10 July - 2025 Issue. 28

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

مکہ کے لوگوں نے کہا ہم آپؐ سے اُسی سلوک کی امید رکھتے ہیں جو یوسف نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا

آپؐ نے بھی اعلان فرما دیا تَاللّٰہِ لَا تَثۡرِیۡبَ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ خدا کی قسم آج تمہیں کسی قسم کا عذاب نہیں دیا جائیگا اور نہ ہی کسی قسم کی سرزنش کی جائیگی

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 04؍جولائی 2025ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فتح مکہ کے متعلق فرمایا کہ : مسلمان ذی طویٰ پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کرنے لگے حتی کہ سارے صحابہ وہیں جمع ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سبز پوش دستے کے ساتھ آئے۔ آپ سورۃ فتح پڑھ رہے تھے اور عاجزی کی وجہ سے آپ کا سر کجاوے کو چھو رہا تھا۔ جب آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 20 رمضان المبارک کو مکہ میں داخل ہوئے۔ اس وقت سورج کچھ بلند ہو چکا تھا۔ مکہ کے قریب پہنچ کر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ مکہ میں آپؐ کا قیام کہاں ہو گا تو آپؐ نے فرمایا مکہ میں عقیل نے کوئی گھر ہمارے لئے چھوڑا بھی ہے؟ عقیل حضرت ابوطالب کے بیٹے تھے اور یہ حدیبیہ سے کچھ پہلے اسلام لائے تھے اور کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ساری جائیداد فروخت کر دی تھی۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہو گا جہاں قریش نے کفر پر قسمیں کھائی تھیں اور تمام صحابہ کو حکم ہوا کہ وہیں جمع ہوں۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، اپنے خیمے کی جگہ کو دیکھا اور فرمایا اَے جابر یہ ہمارے قیام کی جگہ ہے۔ اسی جگہ قریش نے ہمارے خلاف کفر کی حالت میں قسمیں کھائی تھیں کہ وہ بنو ہاشم سے خرید و فروخت نہیں کریں گے اور نہ ان سے نکاح کریں گے اور نہ انہیں پناہ دیں گے اور انہیں ایک گھاٹی شعب ابی طالب میں محصور رہنے پر مجبور کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ آپ کی ازواج میں سے حضرت ام سلمہ اور میمونہ تھیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

خیف بنی کنانہ مکہ کا ایک میدان تھا جہاں قریش اور کنانہ قبیلہ نے مل کر قسمیں کھائی تھیں کہ جب تک بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکڑ کر ہمارے حوالہ نہ کر دیں اور ان کا ساتھ نہ چھوڑ دیں ہم ان سے نہ شادی بیاہ کریں گے نہ خرید و فروخت کریں گے۔ اس عہد کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے چچا ابوطالب اور آپ کی جماعت کے تمام افراد وادی ابوطالب میں پناہ گزین ہو گئے اور تین سال کی شدید تکلیفوں کے بعد خدا تعالیٰ نے انہیں نجات دلائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ انتخاب کیسا لطیف تھا۔ آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی میدان میں جا کر اترے اور گویا مکہ والوں سے کہا کہ جہاں تم چاہتے تھے میں وہاں آ گیا ہوں مگر بتاؤ تو سہی کیا تم میں طاقت ہے کہ آج مجھے اپنے ظلموں کا نشانہ بنا سکو۔ وہی مقام جہاں تم مجھے ذلیل اور مقہور شکل میں دیکھنا چاہتے تھے اور خواہش رکھتے تھے کہ میری قوم مجھے پکڑ کر اِس جگہ تمہارے سپرد کر دے وہاں میں ایسی شکل میں آیا ہوں کہ میری قوم ہی نہیں سارا عرب بھی میرے ساتھ ہے اور میری قوم نے مجھے تمہارے سپرد نہیں کیا بلکہ میری قوم نے تمہیں میرے سپرد کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ یہ دن بھی پیر کا دن تھا، جس دن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار ثور سے نکل کر صرف ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ وہی دن جس میں آپ نے حسرت کے ساتھ ثور کی پہاڑی پر سے مکہ کی طرف دیکھ کر کہا تھا، اَے مکہ تو مجھے دنیا کی ساری بستیوں سے زیادہ پیارا ہے لیکن تیرے باشندے مجھے اس جگہ پر رہنے نہیں دیتے۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کے بالائی حصہ میں پڑاؤ فرمایا تو بنومخزوم میں سے میرے دو سسرالی رشتہ دار بھاگ کر میرے پاس آ گئے۔ میرا بھائی حضرت علی میرے پاس آیا اور اس نے کہا خدا کی قسم میں ان دونوں کو قتل کر دوں گا۔ میں نے ان دونوں کے لئے اپنے گھر کا دروازہ بند کر دیا۔ پھر میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مکہ کے بالائی حصہ میں آئی اور سارا ماجرا بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا اَے اُم ہانی جن کو تم نے پناہ دی انہیں ہم نے پناہ دی پس علی ان دونوں کو قتل نہ کرے۔ یہ دو افراد حضرت ام ہانی کے سسرالی رشتہ دار حارث بن ہشام اور عبداللہ بن ربیعہ تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن کا کچھ حصہ اپنے خیمے میں تشریف فرما رہے پھر آپؐ نے اپنی اونٹنی قصوۃ کو منگوایا اور اس پر سوار ہوئے۔ صحابہ آپ کے ارد گرد حلقہ بنائے ہوئے تھے۔ خندمہ سے لے کر حجون تک گھوڑوں کی بل کھاتی قطار تھی۔ فتح مکہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ میں نصب 360 بتوں میں سے جب کسی بت کے پاس سے گزرتے تو اپنی کمان سے بت کی آنکھ میں مارتے اور فرماتے۔ **جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا**۔ کہ حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا یقیناً باطل بھاگ جانے والا ہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ حضرت محمد بن مسلمہ آپؐ کی اونٹنی کی نکیل پکڑے ہوئے تھے آپ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے چھوا اور بیت اللہ کا طواف کیا۔

ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب کو فتح مکہ کے وقت حکم دیا کہ وہ خانہ کعبہ کے اندر جائیں اور اس میں موجود ہر تصویر کو مٹا دیں جب تک اس میں موجود ہر تصویر مٹا نہیں دی گئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں داخل نہیں ہوئے۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تصویریں بھی نکالی گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام ابراہیم پر آئے آپ نے زرہ پہن رکھی تھی۔ آپ نے وہاں دو رکعتیں ادا کیں پھر آپ زم زم کے پاس تشریف لے گئے۔ ایک ڈول پانی آپ کے لئے نکالا گیا۔ آپ نے اس سے پانی پیا اور وضو کیا۔ صحابہ جلدی جلدی آپ کے وضو کا پانی حاصل کرنے لگے اور اسے اپنے چہروں پر ڈالنے لگے۔ مشرکین ان کی طرف دیکھ رہے تھے وہ متعجب تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہم نے اتنے بڑے بادشاہ کے بارے میں نہ سنا ہے نہ دیکھا ہے۔

مکہ فتح کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہبل بت کے بارے میں حکم دیا اور وہ گرا دیا گیا۔ حضرت زبیر بن عوام نے ابوسفیان سے کہا اَے ابوسفیان تُو غزوہ احد کے دن اس کے متعلق بہت غرور میں تھا جب تو نے اعلان کیا تھا کہ اس نے تم لوگوں پر انعام کیا ہے۔ اس پر ابوسفیان نے کہا اَے عوام کے بیٹے ان باتوں کو اب جانے دو کیونکہ میں جان چکا ہوں کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدا کے علاوہ بھی کوئی خدا ہوتا تو جو آج ہوا وہ نہ ہوتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسامہ بن زید اور بلال بن رباح کو ساتھ لے کر خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے۔ کعبہ کا کلید بردار عثمان بن طلحہ بھی ساتھ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ کا دروازہ بند کر دیا اور دیر تک اس کے اندر رہے اور دو رکعت نماز ادا کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مکہ فتح کر دیا تو آپؐ لوگوں میں کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد و ثناء کی پھر آپ نے فرمایا یقیناً اللہ نے مکہ کو ہاتھی والوں سے محفوظ رکھا اور اس نے اپنے رسول اور مؤمنوں کو اس پر غلبہ دے دیا۔ مجھ سے پہلے کسی کے لئے اس میں جنگ و قتال جائز نہ تھا اور میرے لئے بھی دن کی صرف ایک گھڑی جائز کیا گیا اور میرے بعد کسی کے لئے جائز نہ ہو گا۔ نہ اس کا شکار بھگایا جائے نہ اس کے کانٹے توڑے جائیں اور نہ اس کی گری پڑی چیز کو اُٹھانا جائز ہو گا سوائے اعلان کرنے والے کے۔

سیرت ابن ہشام میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور تنہا سارے گروہوں کو شکست دی۔ اے لوگو تمام فخر تمام انتقام اور تمام خون بہا وہ میرے ان دونوں قدموں کے نیچے ہیں۔ اَے قریش خداوند تعالیٰ نے تم سے زمانہ جاہلیت کی نخوت اور فخر کو دُور کر دیا جو باپ دادا کے ساتھ کیا جاتا تھا۔ سب لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم کی پیدائش مٹی سے ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

جب مکہ والے آپ کی خدمت میں حاضر کئے گئے تو آپ نے فرمایا اَے مکہ کے لوگو تم نے دیکھ لیا کہ خدا تعالیٰ کے نشانات کس طرح لفظ بلفظ پورے ہوئے ہیں۔ اب بتاؤ کہ تمہارے اُن ظلموں اور اُن شرارتوں کا کیا بدلہ دیا جائے جو تم نے خدائے واحد کی عبادت کرنے والے غریب بندوں پر کئے تھے؟ مکہ کے لوگوں نے کہا ہم آپؐ سے اسی سلوک کی امید رکھتے ہیں جو یوسف نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا۔ یہ خدا کی قدرت تھی کہ مکہ والوں کے منہ سے وہی الفاظ نکلے جن کی پیشگوئی خدا تعالیٰ نے سورہ یوسف میں پہلے سے کر رکھی تھی اور فتح مکہ سے دس سال پہلے بتا دیا تھا کہ تُو مکہ والوں سے ویسا ہی سلوک کرے گا جیسا یوسف نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا۔ پس جب مکہ والوں کے منہ سے اس بات کی تصدیق ہو گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوسف کے مثیل تھے اور یوسف کی طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے بھائیوں پر فتح دی تھی تو آپ نے بھی اعلان فرما دیا کہ **تَاللّٰہِ لَا تَثۡرِیۡبَ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ** خدا کی قسم آج تمہیں کسی قسم کا عذاب نہیں دیا جائے گا اور نہ ہی کسی قسم کی سرزنش کی جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ فتح کر لیا تو تمام کفار گرفتار کر کے آپ کے سامنے پیش کئے گئے تو کفار نے خود اپنے منہ سے اقرار کیا کہ ہم بباعث اپنے سخت جرائم کے واجب القتل ہیں اور اپنے تئیں آپ کے رحم کے سپرد کرتے ہیں تو آپ نے سب کو بخش دیا اور اس موقع پر معافی کیلئے اسلام کی بھی شرط نہ لگائی لیکن وہ لوگ یہ اخلاق کریمانہ دیکھ کر خود بخود مسلمان ہو گئے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرمہ سیدہ لبنیٰ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم سید مولود احمد صاحب اور مکرمہ نازمون بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شفیع زبیر صاحب جرمنی کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ہر دو مرحومین کی نماز جنازہ غائب ادا فرمائی۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad